8 آبادی، معاشرہ اور پاکستان کی ثقافت

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم	200
2	پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات	207
3	پاکستانی معاشرے کے مسائل اور اُن کا حال	213
4	پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال	215
5	پاکستان میں صحت کی صورتِ حال	221
6	سیاحت کی اہمیت اور پاکستان میں سیاحت کے لیے قدرتی کشش	224
7	دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی	231
8	علاقائی ثقافتی مماثلت بطور ذریعہ یکجہتی	234
9	قومی اور علاقائی زبانیں	236
10	پاکستان میں غربت کے اسباب، اثرات اور اقدامات	251
11	قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار اور کارنامے	254
*	اہم ترین معلومات	259
*	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	260
*	مشقی سوالات	262
*	سیلف ٹیسٹ	265

www.ilmkidunya.com

پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم
(Growth and Distributation of population)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم**

آبادی سے مراد:

کسی ملک، علاقے یا جگہ پر موجود لوگوں کی تعداد کو آبادی کہتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں ۴ افراد رہتے ہیں تو آپ کے گھر کی آبادی ۴ افراد پر مشتمل ہو گی۔ ایک دیہاتی علاقے کی آبادی چند سو اور ایک شہر کی آبادی ہزاروں یا لاکھوں افراد پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ آبادی میں بچے، بوڑھے، مرد اور خواتین سب شامل ہوتے ہیں۔

بشری شماریات:

آبادی کے مطالعے کے لیے آبدیات یا بشری شماریات (Demography) کا ایک مضمون متعارف کرایا گیا ہے، جس میں انسانی آبادی کا شماریاتی تجزیہ (Statistical Analysis) کیا جاتا ہے۔ اس میں شرحِ پیدائش، شرحِ اموات، رہائش، ہجرت، بیماریاں، آبادی کی تقسیم اور ایسی دیگر چیزوں کا شماریاتی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ بشری شماریات کا آغاز مشہور مسلمان مفکر ابنِ خلدون نے کیا، جس نے "مقدمہ ابنِ خلدون" میں آبادی کا تجزیاتی جائزہ لیا ہے۔

مردم شماری:

بامقصد منصوبہ بندی کے لیے آبادی کے مختلف پہلوؤں، مثلاً: کل آبادی اور اس کی علاقائی تقسیم، شرح افزائش، فی کلومیٹر آبادی، شہری و دیہاتی آبادی کا تناسب، تعلیم و تربیت کا معیار اور لوگوں کے مشہور پیشے وغیرہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ آبادی کے ان کوائف کو جاننے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں۔ مردم شماری ہر دس سال بعد ہوتی ہے۔ برصغیر میں پہلی مردم شماری 1881ء میں ہوئی۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء، جب کہ چھٹی مردم شماری 2017ء میں ہوئی۔

پاکستان میں ہونے والی مردم شماری کا گوشوارہ

مردم شماری کا سال	آبادی (ملین میں)
1951ء	قریباً 33.7 ملین
1961ء	قریباً 42.8 ملین
1972ء	قریباً 65.3 ملین
1981ء	قریباً 84.2 ملین
1998ء	قریباً 132.3 ملین
2017ء	قریباً 207.7 ملین

www.ilmkidunya.com

آبادی میں اضافہ کی شرح:

پاکستان کی آبادی کتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی قریباً 207 ملین تھی۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کی آبادی 211 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح قریباً 1.94 فی صد ہے۔ گویا رقبہ وہی ہے، مگر آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، اسی وجہ سے پاکستان کا شمار گنجان آباد ممالک میں کیا جاتا ہے۔ آبادی کے سلسلے میں دو اہم باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے: ایک آبادی کی تقسیم اور دوسری اس کے بڑھنے کی شرح۔

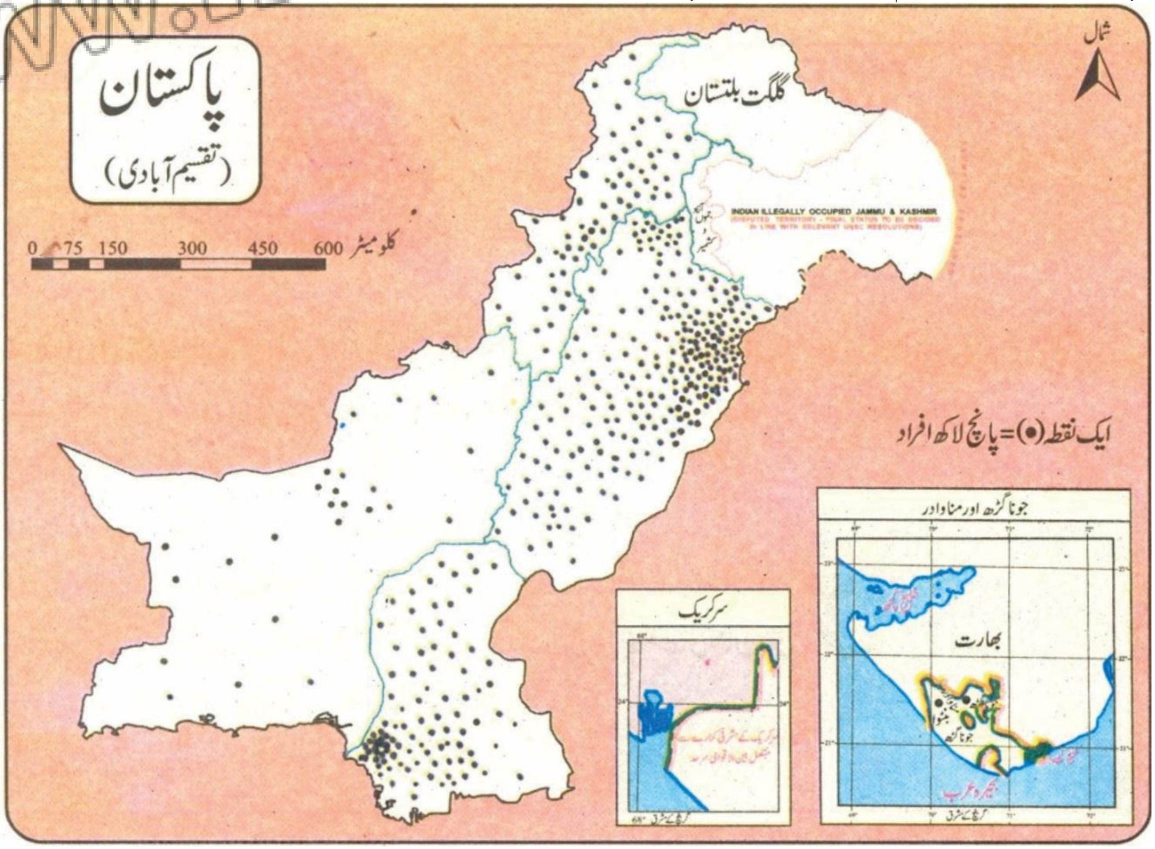

صوبوں کی لحاظ سے آبادی کی گنجانیت:

آبادی کے لحاظ سے پنجاب، پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی آبادی کا قریباً 53 فی صد حصّہ صوبہ پنجاب میں رہتا ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانیت ذیل کے ٹیبل میں دی گئی ہے:

نمبر شمار	نام صوبہ / علاقہ	آبادی	رقبہ	گنجانیت
1	پاکستان	قریباً 207 ملین	796096 مربع کلومیٹر	261 افراد فی مربع کلومیٹر
2	پنجاب	قریباً 110 ملین	205345 مربع کلومیٹر	535 افراد فی مربع کلومیٹر
3	سندھ	قریباً 47.8 ملین	140914 مربع کلومیٹر	339 افراد فی مربع کلومیٹر
4	خیبر پختونخوا	قریباً 30.5 ملین	101741 مربع کلومیٹر	300 افراد فی مربع کلومیٹر
5	بلوچستان	قریباً 12.3 ملین	347190 مربع کلومیٹر	35 افراد فی مربع کلومیٹر
6	اسلام آباد (وفاقی دارالحکومت)	قریباً 2 ملین	906 مربع کلومیٹر	2014 افراد فی مربع کلومیٹر

www.ilmkidunya.com

نوٹ: فاٹا جو اب صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہو چکا ہے، جس کی آبادی قریباً 5 ملین تھی۔

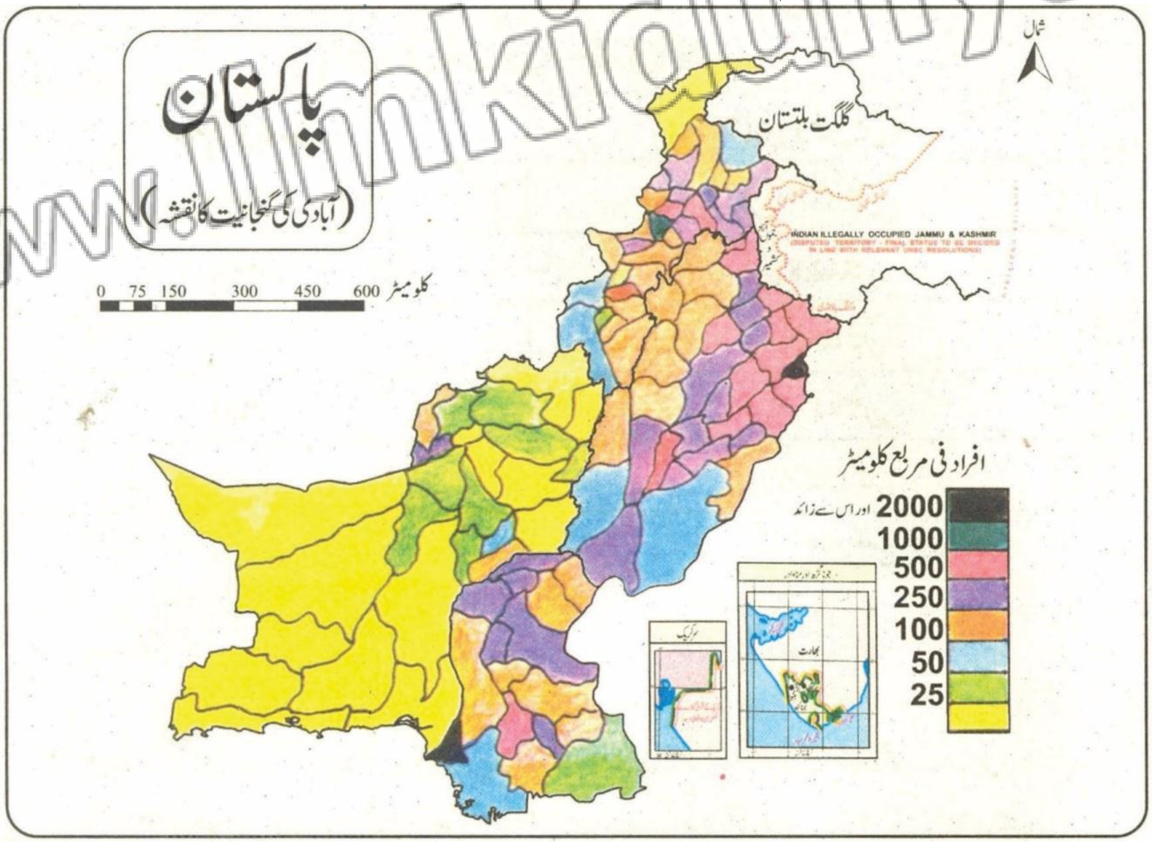

شہری اور دیہی پر آبادی کی بناوٹ اور تقسیم

شہری آبادی:

پاکستان میں کل آبادی کا قریباً ایک تہائی شہروں میں آباد ہے۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019 کے مطابق پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً 78 ملین افراد آباد ہیں جب کہ باقی 133 ملین دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔ شہری علاقوں سے مراد وہ علاقے ہیں جن کا نظم و نسق میٹرو پولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی یا کنٹونمنٹ بورڈ (Cantonment Board) وغیرہ کے تحت چلتا ہے۔

دیہی آبادی:

شہری آبادی میں دیہاتی علاقوں کے مقابلے میں بجلی، گیس، سڑکوں، تعلیم، صحت اور تجارتی مراکز وغیرہ کی سہولت نہ صرف بہت زیادہ، بلکہ بہتر بھی ہو سکتی ہیں۔ دیہاتوں میں زندگی کی ان جدید سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ دیہی علاقوں میں معاشی سرگرمیاں اور روزگار کے مواقع کم ہونے کے باعث لوگ شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ اس نقل مکانی کی وجہ سے شہری علاقوں میں آبادی بڑھ رہی ہے، جس سے شہروں میں رہائش، روزگار، تعلیم اور صحت وغیرہ کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

آبادی کی صنفی بناوٹ، صنفی امتیاز اور اس سے متعلقہ مسائل اور ان کا حل

س2: صنفی بنیاد پر آبادی کی تقسیم بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر6)(U.B)

ج: **صنفی بنیاد پر آبادی کی تقسیم**

صنفی تقسیم:

صنفی لحاظ سے تقسیم سے مراد، مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم ہے۔20-2019ء کے اعدادوشمر کے مطابق پاکستان میں مرد کل آبادی کا قریباً 51فی صد ہیں، جب کہ خواتین کی تعداد قریباً49فی صد ہے۔ یہ عدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں مردوں کی شرح پیدائش عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ اعداوشمار معاشی ترقی اور سرگرمیوں میں اضافے کے لیے انتہائی موزوں قرار دیے جاسکتے ہیں۔ پاکستان میں افرادی قوت کو ہنر مند بناکر معاشی پیداوار میں اضاجہ ممکن ہے۔ اس طرح پاکستان کی فی کس آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

صنفی امتیاز:

انسانی معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔ قدرت نے مرد خواتین کے الگ الگ کردار بنائے، جس کا بنیادی مقصد نسلِ انسانی کو آگے بڑھانا تھا۔ ترقی کرنا اور آگے بڑھنا انسان کی صفت میں شامل ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ رسم ورواج بدلتے رہتے ہیں۔

ترقی کے مساوی مواقع:

اب معاشرے میں مردوں اور عورتوں کو ترقی کے مساوی مواقع میسر ہیں۔ صنفی بنیاد پر ہونے والے ہر طرح کے امتیاز کی نفی کی جاتی ہے۔ صنفی امتیاز صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ گربت کے خاتمے، تعلیم اور طبی سہولتوں تک رسائی، معیشت اور فیصلہ سازی کے عمل میں شمولیت کے حوالے سے یہ بین الاقوامی اہمیت کا حامل بن چکا ہے۔

خواتین کی پیشہ وارانہ صلاحیتیں:

ہمارے ہاں بیٹیوں کی تعلیم وتربیت سے متعلق سوچ میں بڑی روشن خیال تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ وہ قدامت پرسے گھرانے فو کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان کی بیٹیاں ڈاکٹر یا استاد بننے کے علاوہ کوئی اور پیشہ اختیار کرسکتی ہیں۔ آج ان کی بچیاں وکیل، انجینئر، فیشن، ڈیزائنر، سیاست دان، ایرفورس میں پائلٹ، سول سروس آفیسر اور میڈیا میں اینکر پرسن کے طور پر اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھارہی ہیں۔ پاکسان میں خواتین معاشرے کی تعمیر وترقی میں جو کردار ادا کررہے ہیں، وہ کسی صورت بھی مردوں سے کم نہیں۔ اسلام اور جدید سائنسی علوم کی روشنی میں عورتوں کے ساتھ امتیازی برتاؤ کسی طور بھی مناسب نہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: آبادی سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **آبادی سے مراد**

کسی ملک، علاقے یا جگہ پر موجود لوگوں کی تعداد کو آبادی کہتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں ۴ افراد رہتے ہیں تو آپ کے گھر کی آبادی ۴ افرد پر مشتمل ہوگی۔ ایک دیہاتی علاقے کی آبادی چند سو اور ایک شہر کی آبادی ہزاروں یا لاکھوں افراد پر مشتمل ہوسکتی ہے۔ آبادی میں بچے، بوڑھے، مرد اور خواتین سب شامل ہوتے ہیں۔

سوال2: آبادی کے مطالعے کے لیے کون سا مضمون متعارف کرایا گیا ہے۔ (K.B)

جواب: **آبادی کے مطالعے کے لیے مضمون**

آبادی کے مطالعے کے لیے آبدیات یا بشری شماریات (Demography) کا ایک مضمون متعارف کرایا گیا ہے، جس میں انسانی آبادی کا شماریاتی تجزیہ (Statistical Analysis) کیا جاتا ہے۔ اس میں شرحِ پیدائش، شرحِ اموات، رہائش، ہجرت، بیماریاں، آبادی کی تقسیم اور ایسی دیگر چیزوں کا شماریاتی تجزیہ کی جاتا ہے۔ بشری شماریات کا آغاز مشہور مسلمان مفکر ابنِ خلدون نے کیا، جس نے "مقدمہ ابنِ خلدون" میں آبادی کا تجزیاتی جائزہ لیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 3: پاکستان کا شمار گنجان آباد ممالک میں کیوں کیا جاتا ہے؟ (U.B)

جواب:
گنجان آباد ممالک

پاکستان کی آبادی کتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی قریباً 207 ملین تھی۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کی آبادی 211 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح قریباً 1.94 فی صد ہے۔ گویا رقبہ وہی ہے، مگر آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، اسی وجہ سے پاکستان کا شمار گنجان آباد ممالک میں کیا جاتا ہے۔ آبادی کے سلسلے میں دو اہم باتوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے: ایک آبادی کی تقسیم اور دوسری اس کے بڑھنے کی شرح۔

سوال 4: مردم شماری سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:
مردم شماری

بامقصد منصوبہ بندی کے لیے آبادی کے مختلف پہلوؤں، مثلاً: کل آبادی اور اس کی علاقائی تقسیم، شرح افزائش، فی کلو میٹر آبادی، شہری و دیہاتی آبادی کا تناسب، تعلیم و تربیت کا معیار اور لوگوں کے مشہور پیشے وغیرہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ آبادی کے ان کوائف کو جاننے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں۔ مردم شماری ہر دس سال بعد ہوتی ہے۔ برصغیر میں پہلی مردم شماری 1881ء میں ہوئی۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء، جب کہ چھٹی مردم شماری 2017ء میں ہوئی۔

سوال 5: دیہی اور شہری آبادی کی تقسیم سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:
دیہی اور شہری آبادی کی تقسیم

پاکستان میں کل آبادی کا قریباً ایک تہائی شہروں میں آباد ہے۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً 78 ملین افراد آباد ہیں جبکہ باقی 133 ملین دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔

سوال 6: شہری علاقوں سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:
شہری علاقے

شہری علاقوں سے مراد وہ علاقے ہیں جن کا نظم و نسق میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی یا کنٹونمنٹ بورڈ (Cantonment Board) وغیرہ کے تحت چلتا ہے۔

سوال 7: آبادی کی گنجانیت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:
آبادی کی گنجانیت

آبادی کی گنجانیت سے مراد ہے کہ ایک مربع کلومیٹر رقبے میں اوسطاً کتنے افراد رہتے ہیں۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی کی گنجانیت 261 افراد فی مربع کلومیٹر تھی۔

سوال 8: شہری اور دیہاتی علاقوں کی بنیادی سہولیات کا موازنہ کریں۔ (U.B)

جواب:
شہری اور دیہی علاقوں کا موازنہ

شہری آبادی میں دیہاتی علاقوں کے مقابلے میں بجلی، گیس، سڑکوں، تعلیم، صحت اور تجارتی مراکز وغیرہ کی سہولت نہ صرف بہت زیادہ، بلکہ بہتر بھی ہو سکتی ہیں۔ دیہاتوں میں زندگی کی ان جدید سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ دیہی علاقوں میں معاشی سرگرمیاں اور روزگار کے مواقع کم ہونے کے باعث لوگ شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ اس نقل مکانی کی وجہ سے شہری علاقوں میں آبادی بڑھ رہی ہے، جس سے شہروں میں رہائش، روزگار، تعلیم اور صحت وغیرہ کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال 9: صنفی امتیاز کی تعریف کریں۔ (U.B)

جواب:

صنفی امتیاز

انسانی معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔ قدرت نے مرد خواتین کے الگ الگ کردار بنائے، جس کا بنیادی مقصد نسلِ انسانی کو آگے بڑھانا تھا۔ ترقی کرنا اور آگے بڑھنا انسان کی صفت میں شامل ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ رسم و رواج بدلتے رہتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تھی: (K.B)

(الف) 204 ملین (ب) 205 ملین (ج) 206 ملین (د) 207 ملین

2۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کی آبادی تجاوز کر چکی ہے: (K.B)

(الف) 214 ملین سے (ب) 213 ملین سے (ج) 212 ملین سے (د) 211 ملین سے

3۔ آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح ہے: (K.B)

(الف) 1.91٪ (ب) 1.92٪ (ج) 1.93٪ (د) 1.94٪

4۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے: (K.B)

(الف) پنجاب (ب) بلوچستان (ج) سندھ (د) خیبر پختونخوا

5۔ ملکی آبادی کا تقریباً ______ فیصد حصہ صوبہ پنجاب میں رہتا ہے۔ (K.B)

(الف) 50٪ (ب) 53٪ (ج) 55٪ (د) 57٪

6۔ فاٹا کی آبادی ہے: (K.B)

(الف) 5 ملین (ب) 10 ملین (ج) 15 ملین (د) 20 ملین

7۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً افراد آباد ہیں: (K.B)

(الف) 76 ملین (ب) 77 ملین (ج) 78 ملین (د) 79 ملین

8۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان کے دیہی علاقوں میں قریباً افراد آباد ہیں: (K.B)

(الف) 130 ملین (ب) 133 ملین (ج) 140 ملین (د) 150 ملین

9۔ برصغیر میں پہلی مردم شماری ہوئی: (K.B)

(الف) 1881ء (ب) 1885ء (ج) 1890ء (د) 1895ء

10۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری ہوئی: (K.B)

(الف) 1947ء (ب) 1951ء (ج) 1960ء (د) 1973ء

11۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی کی گنجانیت تھی: (K.B)

(الف) 260 افراد (ب) 261 افراد (ج) 262 افراد (د) 263 افراد

12۔ پنجاب میں ایک مربع کلومیٹر کے علاقے میں اوسطاً افراد بستے ہیں: (K.B)

(الف) 299 (ب) 300 (ج) 535 (د) 500

www.ilmkidunya.com

13۔ بلوچستان میں فی مربع کلو میٹر افراد بستے ہیں: (K.B)

(الف) 26 (ب) 35 (ج) 30 (د) 32

14۔ سندھ میں اوسطاً افراد فی مربع کلو میٹر آباد ہیں: (K.B)

(الف) 339 (ب) 319 (ج) 320 (د) 321

15۔ خیبر پختونخوا میں افراد فی مربع کلو میٹر آباد ہیں: (K.B)

(الف) 233 (ب) 234 (ج) 235 (د) 300

16۔ اسلام آباد (وفاقی دارالحکومت) میں افراد فی مربع کلو میٹر آباد ہیں: (K.B)

(الف) 211 (ب) 212 (ج) 213 (د) 214

17۔ 20-2019ء کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مرد کل آبادی کا قریباً ہیں: (K.B)

(الف) 50 فیصد (ب) 51 فیصد (ج) 52 فیصد (د) 53 فیصد

18۔ 20-2019ء کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں خواتین کل آبادی کا قریباً ہیں: (K.B)

(الف) 49 فیصد (ب) 50 فیصد (ج) 51 فیصد (د) 52 فیصد

19۔ 1961ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تھی: (K.B)

(الف) 42.7 ملین (ب) 42.8 ملین (ج) 42.9 ملین (د) 42.10 ملین

20۔ 1972ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تھی: (K.B)

(الف) 65.2 ملین (ب) 65.3 ملین (ج) 65.4 ملین (د) 65.5 ملین

21۔ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تھی: (K.B)

(الف) 84.0 ملین (ب) 84.1 ملین (ج) 84.2 ملین (د) 84.3 ملین

22۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تھی: (K.B)

(الف) 132.1 ملین (ب) 132.2 ملین (ج) 132.3 ملین (د) 132.4 ملین

23۔ پاکستان ایک ملک ہے: (K.B)

(الف) گنجان آباد (ب) کم گنجان آباد (ج) اوسط آبادی والا (د) زیادہ خواندگی والا

24۔ پاکستان کی قریباً آبادی بنیادی تعلیم سے محروم ہے: (K.B)

(الف) 39 فیصد (ب) 40 فیصد (ج) 41 فیصد (د) 42 فیصد

25۔ مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم کہلاتی ہے: (K.B)

(الف) صنفی تقسیم (ب) سیاسی تقسیم (ج) معاشرتی تقسیم (د) قانونی تقسیم

www.ilmkidunya.com

پاکستان معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات

(Salient Features of Pakistn Society and Culture)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستانی معاشرے کی اہم خصوصیات بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر3)(U.B)

ج: **پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات**

معاشرے سے مراد:

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی کا ترجمہ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سوسشں سے اخز کیا گیا ہے، جس کے معنی "ساتھی" کے ہیں۔ گویا معاشرے سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ افراد کا وہ مجموعہ جو چند مقاصد کی خاطر زندگی بسر کر رہا ہو، معاشرہ کہلاتا ہے۔ معاشرے کے اندر رہتے ہوئے افراد کو باہمی تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ معاشرہ ایک فرد پر مشتمل نہیں ہوتا، بلکہ وہ افراد کے ایک بڑے گروہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ معاشرے میں شامل تمام لوگ مختلف طبقوں اور برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ دیگر معاشروں کی طرح پاکستان معاشرہ بھی اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔

ثقافت:

ثقافت کسی جگہ پر مقیم افرد کے مشترکہ عقائد، انداز رہن سہن، رسم ورواج، زبان اور روایات کا نام ہے۔ ثقافت میں وہ تمام عقائد، قوانین، رسم ورواج، روایات، علوم وفنون اور عادات وغیرہ شامل ہیں، جن کو انسان معاشرے کے ایک فرد کے طور پر اپناتا ہے۔

پاکستانی ثقافت اسلامی شعائر کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستان میں اگرچہ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں، مگر اس کے باوجود سلام کے بندھن میں بندھے ہونے کے باعث وہ ایک مشترکہ ثقافت کے مالک ہیں، جس میں اسلامی رنگ نمایاں ہے۔ قومی ثقافت اگر ایک طرف کسی قوم یا معاشرے کے افراد کو باہم جوڑے رکھتی ہے تو دوسری جانب یہ اسے دوسری اقوام اور معاشروں سے ممتاز بھی کرتی ہے۔

پاکستان معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

اسلامی ثقافت کے رنگ:

پاکستان کی بنیاد دین اسلام پر قائم ہے، اس لیے مذہب کا احترام اور اس کی روایات کی پاسداری کی جھلک یہاں کے لوگوں کی زندگی میں واضح نظر آتی ہے۔ لوگوں کی اکثریت رہن سہن، لباس، خوراک اور میل جول میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ اسلام دیگر مذاہب اور ان کے پیروکاروں کے احترام کا درس دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ اگرچہ اپنی خوراک، لباس، طرزِ رہن سہن، رسم ورواج اور روایات کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن دین اسلام وہ مضبوط بنیاد ہے، جس نے ان سب کو ایک مالا میں پرو دیا ہوا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق رنگ ونسل، زبان، امارت وغربت کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا، اس لیے اسلامی ثقافت کے رنگ بھائی چارہ، اخور اور مساوات نظر آتے ہیں۔

مشترکہ خاندانی نظام:

www.ilmkidunya.com

پاکستان میں بحیثیت مجموعی مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ خاندان کا سربراہ مرد ہے، جو اپنے خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ خاتونِ خانہ، گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور امورِ خانہ داری سنبھالتی ہے۔ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھ کر کی جاتی ہے۔

رسم ورواج اور روایات:

پاکستان کے لوگ انتہائی ملن سار اور غم گسار ہیں۔ یہاں کے لوگ ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت، عقیقہ اور سالگرہ کی تقریبات وغیرہ میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔ ان مواقع پر مٹھائی اور پُر تکلف کھانوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مسلمان بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، تاکہ اسے معصوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح خدانخواستہ کسی آفت، پریشانی یا مرگ کے موقع پر بھی لوگ ایک دوسرے کے غم میں بھرپور طریقے سے شریک ہوتے ہیں۔ کسی مسلمان کے وفات پا جانے پر رشتہ دار اور تعلق دار متوفی کے گھر جمع ہوتے ہیں۔ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اسے دفن کر دیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی جاتی ہے۔ ملک بھر میں تمام اقلیتوں کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی، بیاہ اور اموات وغیرہ کی رسومات ادا کریں۔

مذہبی ہم آہنگی:

پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ مذہبی رواداری بھی موجود ہے۔ برصغیر میں بزرگانِ دین کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پاکستان میں لوگ ذات پات، رنگ ونسل اور امتیازات وغیرہ کو نسبتاً کم اہمیت دیتے ہیں۔ پاکستان کا آئین اقلیتوں کو ہر طرح سے مکمل تحفظ دیتا ہے۔

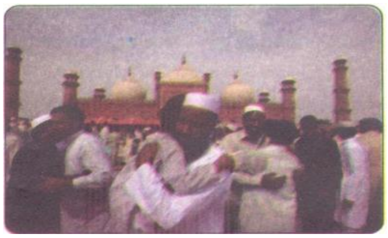

عید ملنے کا ایک منظر

مذہبی تہوار:

اسلامی تعلیمات کے مطابق پاکستان میں ہر سال 2 عیدیں منائی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو عید الفطر اور 10 ذی الحج کو عید الاضحیٰ پورے مذہبی جوش وجذبے سے منائی جاتی ہیں۔ دیگر مذہبی تہواروں میں 12 ربیع الاول کو جشن میلاد النبی ﷺ 27 رجب کو معراج النبی ﷺ اور 15 شعبان کو شب برات منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دس محرم کو مسلمان یوم عاشور بھی مذہبی عقیدت واحترام سے مناتے ہیں۔

اقلیتی طبقوں میں ہندو ہولی اور دیوالی، جب کہ مسیحی کرسمس اور ایسٹر، سکھ مذہب کے لوگ بابا گرونانک دیو جی کا جنم دن اور بیساکھی، بہائی عقیدے کے لوگ عیدِ نوروز، ردوان وغیرہ کے تہوار پوری آزادی اور جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

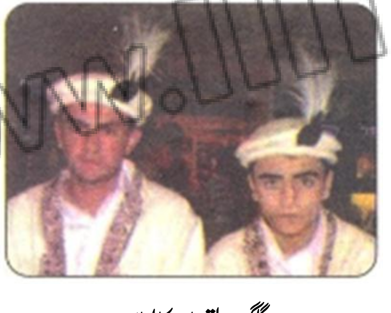

گلگت بلتستان کا لباس

لباس اور خوراک:

پاکستانیوں کی اکثریت سادہ مگر صاف ستھرا اور باوقار لباس پہننے کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ یہ لباس تھوڑے بہت ردوبدل اور فرق کے ساتھ ہر علاقے میں مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے۔ واسکٹ، ٹوپی، اجرک اور پگڑی وغیرہ مختلف علاقوں میں مردوں کے لباس کا حصّہ ہیں۔ خواتین شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ، چادر اور عبایا وغیرہ کا استعمال کرتی ہیں۔ گندم اور مکئی کی روٹی، ساگ، چاول، گوشت، دالیں، سبزی اور خشک وتازہ پھل یہاں

کے لوگوں کی اہم خوراک ہیں۔

مخلوط ثقافت:

پاکستانی معاشرہ عملی طور پر پنجابی، سندھی، پشتون، بلاوچی، کشمیری، بلتی، براہوی اور سرائیکی وغیرہ ثقافت کا ایک خوب صورت گلدستہ ہے۔ اقلیتی طبقے میں ہندو، مسیحی، سکھ، پارسی، بہائی اور دیگر مذاہب کے رسم ورواج اور لباس بھی پاکستانی معاشرے کو نیا رنگ دیتے ہیں۔

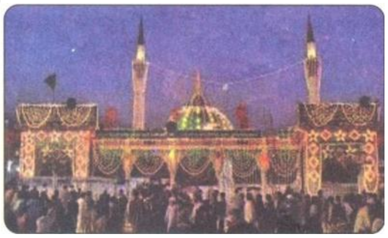

عید ملنے کا ایک منظر

عرس اور میلے:

پاکستان میں موسموں کی مناسبت سے، فصلوں کی کٹائی کے موقع پر اور بزرگانِ دین کے عرس کے موقعوں پر سالانہ میلے لگتے ہیں۔ ان میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، حضرت شاہ عنایت قادریؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، حضرت مادھولال حسین شاہؒ (میلا چراغاں)، حضرت سخی سیدن شاہ شیرازیؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت لعل شہباز قلندرؒ، شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت سخی سرورؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ، حضرت سلطان باہوؒ اور بہت سے دیگر بزرگانِ دین کے عرس اور سبی کا میلا وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کبڈی کھیل کا ایک منظر

کھیل اور تفریح:

پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔ پاکستان کی کرکٹ، ہاکی، کبڈی، سکواش، سنوکر اور ٹینس کی ٹیموں کا شمار دنیا کی بہترین ٹیموں میں ہوتا ہے۔ پاکستانی خواتین بھی ملکی اور عالمی سطح پر کھیلوں میں بھرپور حصّہ لیتی ہیں۔ ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ تحصیل، ضلعی، ڈویژنل، صوبائی اور ملکی سطح پر منعقد کرائے جاتے ہیں۔ گلگت بلتستان اور چترال میں پولو کا کھیل بہت مقبول ہے۔

اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت:

پاکستان میں اقلیتوں کو ہر طرح کی مذہبی، اخلاقی اور سماجی آزادی حاصل ہے۔ تعلیم، روزگار اور سیاست کے میدان میں بھی ان کے لیے کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔

مہمان نوازی:

مہمان نوازی پاکستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کے نمایاں اوصاف میں سے ایک ہے۔ یہاں کے لوگ اپنے مہمانوں کی عزت اور خدمت دل وجان سے کرتے ہیں۔

طرزِ تعمیر اور مصوّری:

طرزِ تعمیر میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور ہرن مینار وغیرہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد ہمارے موجودہ دور کے ثقافتی وَرثے کی علامات ہیں۔ مصوّری بھی ہماری ثقافت کی پہچان ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی، اعجاز انور، استاد اللہ بخش، صادقین، جمیل نقش اور اسماعیل گل جی پاکستان کے مشہور مصوّر ہیں۔

شعر وادب:

شعر وادب کا پاکستانی ثقافت میں نمایاں مقام ہے۔ پاکستانی ادب میں تصوف اور مذہبی رنگ کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں، ان کی شاعری میں دینِ اسلام، وطن اور روایات سے محبت کے جذبات سموئے ہوئے ہیں۔ جدید دور کے شعرا میں ن۔م راشد، مجید امجد، ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد فراز، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی اور حبیب جالب کی شاعری میں حب الوطنی کے جذبات اور خیالات کی جھلک نظر آتی ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: معاشرے سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **معاشرہ**

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی کا ترجمہ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سوسئس سے اخز کیا گیا ہے، جس کے معنی "ساتھی" کے ہیں۔ گویا معاشرے سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ افراد کا وہ مجموعہ جو چند مقاصد کی خاطر زندگی بسر کر رہا ہو، معاشرہ کہلاتا ہے۔ معاشرے کے اندر رہتے ہوئے افراد کو باہمی تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ معاشرہ ایک فرد پر مشتمل نہیں ہوتا، بلکہ وہ افراد کے ایک بڑے گروہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

سوال2: ثقافت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

ثقافت سے مراد

ثقافت کسی جگہ پر مقیم افرد کے مشترکہ عقائد، انداز رہن سہن، رسم ورواج، زبان اور روایات کا نام ہے۔ ثقافت میں وہ تمام عقائد، قوانین، رسم ورواج، روایات، علوم وفنون اور عادات وغیرہ شامل ہیں، جن کو انسان معاشرے کے ایک فرد کے طور پر اپناتا ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی شعائر کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستان میں اگرچہ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں، مگر اس کے باوجود سلام کے بندھن میں بندھے ہونے کے باعث وہ ایک مشترکہ ثقافت کے مالک ہیں، جس میں اسلامی رنگ نمایاں ہے۔

سوال3: مشترکہ خاندانی نظام پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

مشترکہ خاندانی نظام

پاکستان میں بحیثیت مجموعی مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ خاندان کا سربراہ مرد ہے، جو اپنے خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ خاتونِ خانہ، گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور امورِ خانہ داری سنبھالتی ہے۔ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھ کر کی جاتی ہے۔

سوال4: پاکستان کے رسم ورواج بتائیں۔ (U.B)

جواب:

رسم ورواج

پاکستان کے لوگ انتہائی ملن سار اور غم گسار ہیں۔ یہاں کے لوگ ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت، عقیقہ اور سالگرہ کی تقریبات وغیرہ میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔ ان مواقع پر مٹھائی اور پُر تکلف کھانوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مسلمان بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، تاکہ اسے معصوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح خدانخواستہ کسی آفت، پریشانی یا مرگ کے موقع پر بھی لوگ ایک دوسرے کے غم میں بھرپور طریقے سے شریک ہوتے ہیں۔ کسی مسلمان کے وفات پا جانے پر رشتہ دار اور تعلق دار متوفی کے گھر جمع ہوتے ہیں۔ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اسے دفن کر دیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی جایت ہے۔ ملک بھر میں تمام اقلیتوں کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی، بیاہ اور اموات وغیرہ کی رسومات ادا کریں۔

سوال5: پاکستان میں کون سے مذہبی تہوار منائے جاتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

مذہبی تہوار

پاکستان کے اہم مذہبی تہوار درج ذیل ہیں:

- عید الفطر (یکم شوال)
- عید الاضحیٰ (10 ذی الحج)
- عید میلاد النبی ﷺ (12 ربیع الاول)
- معراج النبی ﷺ (27 رجب)
- شب برات (15 شعبان)
- یومِ عاشور (10 محرم)

سوال6: پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں کے کون سے مذہبی تہوار ہیں؟ (U.B)

جواب:

اقلیتوں کے مذہبی تہوار

www.ilmkidunya.com

اقلیتی طبقوں میں ہندو ہولی اور دیوالی، جب کہ مسیحی کرسمس اور ایسٹر، سکھ مذہب کے لوگ بابا گرونانک دیو جی کا جنم دن اور بیساکھی، بہائی عقیدے کے لوگ عیدِ نوروز، ردوان وغیرہ کے تہوار پوری آزادی اور جوش و خروش سے مناتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال7: پاکستان کا لباس اور خوراک کون سے ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاکستانیوں کے لباس اور خوراج

لباس:

پاکستانیوں کی اکثریت سادہ مگر صاف ستھرا اور باوقار لباس پہننے کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ یہ لباس تھوڑے بہت ردوبدل اور فرق کے ساتھ ہر علاقے میں مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے۔ واسکٹ، ٹوپی، اجرک اور پگڑی وغیرہ مختلف علاقوں میں مردوں کے لباس کا حصّہ ہیں۔ خواتین شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ، چادر اور عبایا وغیرہ کا استعمال کرتی ہیں۔

خوراک:

گندم اور مکئی کی روٹی، ساگ، چاول، گوشت، دالیں، سبزی اور خشک و تازہ پھل یہاں کے لوگوں کی اہم خوراک ہیں۔

سوال8: پاکستان میں کون کون سے میلے اور عُرس لگتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

میلے اور عُرس

پاکستان میں موسموں کی مناسبت سے، فصلوں کی کٹائی کے موقع پر اور بزرگانِ دین کے عرس کے موقعوں پر سالانہ میلے لگتے ہیں۔ ان میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، حضرت شاہ عنایت قادریؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، حضرت مادھولال حسین شاہؒ (میلا چراغاں)، حضرت سخی سیدن شاہ شیر ازیؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت لعل شہباز قلندرؒ، شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت سخی سرورؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ، حضرت سلطان باہوؒ اور بہت سے دیگر بزرگانِ دین کے عرس اور سبی کا میلا وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سوال9: پاکستان کے اہم کے کھیل کون کون سے ہیں؟ (U.B)

جواب:

اہم کھیل

پاکستان کے اہم کھیل درج ذیل ہیں:

- ہاکی
- کرکٹ
- کبڈی
- سکواش
- سنوکر
- ٹیبل ٹینس
- پولو

سوال10: پاکستان کی طرزِ تعمیر اور مصوری پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

طرزِ تعمیر اور مصوری

طرزِ تعمیر میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور ہرن مینار وغیرہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد ہمارے موجودہ دور کے ثقافتہ ورثے کی علامات ہیں۔ مصوّری بھی ہماری ثقافت کی پہچان ہے۔ عبد الرحمٰن چغتائی، اعجاز انور، استاد اللہ بخش، صادقین، جمیل نقش اور اسماعیل گل جی پاکستان کے مشہور مصوّر ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال 11: جدید دور کے شعراء کے نام تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

جدید دور کے شعراء

جدید دور کے شعراء کے نام درج ذیل ہیں:

- ن م راشد
- مجید امجد
- ناصر کاظمی
- فیض احمد فیض
- احمد فراز
- احمد ندیم قاسمی
- منیر نیازی

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **افراد کا وہ مجموعہ جو چند مقاصد کی خاطر زندگی بسر کر رہا ہو کہلاتا ہے:** (K.B)

(الف) ثقافت (ب) معاشرہ (ج) آبادی (د) مردم شماری

2۔ **کسی جگہ پر مقیم افراد کے مشترکہ عقائد، اندازِ رہن سہن، رسم و رواج، زبان اور روایات کا نام ہے:** (K.B)

(الف) ثقافت (ب) معاشرہ (ج) آبادی (د) مردم شماری

3۔ **عید الفطر منائی جاتی ہے:** (K.B)

(الف) یکم شوال (ب) 10 ذی الحج (ج) 12 ربیع الاول (د) 15 شعبان

4۔ **عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے:** (K.B)

(الف) یکم شوال (ب) 10 ذی الحج (ج) 12 ربیع الاول (د) 15 شعبان

5۔ **جشن عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے:** (K.B)

(الف) یکم شوال (ب) 10 ذی الحج (ج) 12 ربیع الاول (د) 15 شعبان

6۔ **شب برات کو عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے:** (K.B)

(الف) یکم شوال (ب) 10 ذی الحج (ج) 12 ربیع الاول (د) 15 شعبان

7۔ **معراج النبی ﷺ مذہبی جوش و جذبے سے منائی جاتی ہے:** (K.B)

(الف) 27 رجب (ب) 10 ذی الحج (ج) 12 ربیع الاول (د) 15 شعبان

8۔ **اقلیتوں کا مذہبی تہوار ہے:** (K.B)

(الف) عید الفطر (ب) عید الاضحیٰ (ج) یوم عاشور (د) ہولی

9۔ **پاکستان کا قومی کھیل ہے:** (K.B)

(الف) کرکٹ (ب) ہاکی (ج) پولو (د) ٹینس

www.ilmkidunya.com

10۔ گلگت بلتستان اور چترال کا مقبول کھیل ہے: (K.B)

(الف) کرکٹ (ب) ہاکی (ج) پولو (د) ٹینس

11۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور ________ موجودہ دور کے ثقافتی ورثہ کی علامات ہیں۔ (K.B)

(الف) شالامار باغ (ب) بادشاہی مسجد (ج) ہرن مینار (د) مزارِ قائد

12۔ پاکستان کے مشہور مصور ہیں: (K.B)

(الف) مادھولال حسین (ب) سچل سرمست (ج) عبدالرحمٰن چغتائی (د) سلطان باہو

13۔ پاکستان کے قومی شاعر ہیں: (K.B)

(الف) ناصر کاظمی (ب) علامہ اقبال (ج) فیض احمد فیض (د) احمد فراز

پاکستانی معاشرے کے مسائل اور اُن کا حل

(Problems of Pakistani society and their solutions)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستانی معاشرے کے مسائل اور اُن کا حل بیان کریں۔ (U.B+A.B)

ج: **پاکستانی معاشرے کے مسائل اور اُن کا حل**

غربت و بے روزگاری:

پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصّہ غربت اور بے روزگاری کے مسائل کا شکار ہے۔ ملک کی 38 فی صد سے زائد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں۔ غربت اور بے روزگاری سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور جرائم جنم لیتے ہیں۔

غربت کے خاتمے کے لیے تجاویز:

غربت اور بے روزگاری کے مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ:

- حکومتی سطح پر گھریلو اور نجی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- روزگار کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جائیں اور غریبوں کو آسان شرائط پہ قرضے دیے جائیں۔
- غریبوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔

کم شرحِ خواندگی:

پاکستان کی قریباً 40 فی صد آبادی بنیادی تعلیم سے محروم ہے۔ یہ ناخواندہ افراد انفرادی اور اجتماعی طور پر ملک کی تعمیر و ترقی میں پڑھے لکھے افراد جیسا کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

شرحِ تعلیم میں اضافے کی تجاویز:

پاکستان میں شرحِ تعلیم کو بڑھانے کے لیے حکومت ذمہ داری اور سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔

- نئے تعلیمی ادارے کھولے جا رہے ہیں۔
- پرانے تعلیمی اداروں کو اَپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔

صحت کے مسائل:

پاکستان میں بہت سے علاقوں کے لوگ علاج معالجے کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ دیہاتوں میں بالخصوص دورانِ زچگی میں اموات کی شرح زیادہ ہے۔ صحت کی سہولتیں ناکافی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

طبی سہولتوں میں اضافے کے لیے اقدامات:

حکومت نے اس سلسلے میں کافی کام کیا ہے۔

- دوسرا دراز کے علاقوں میں بنیادی مرکزِ صحت (Basic Health Unit) قائم کے ہیں۔
- ہسپتالوں، ڈاکٹروں اور نرسوں وغیرہ کی تعداد کو بڑھایا ہے۔
- سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجے کی بہتر سہولیات مہیا کی ہیں۔

مگر اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

آبادی کی شرح میں اضافہ:

پاکستان کا ایک اور گھمبیر معاشی مسئلہ آبادی کی شرح سے تیزی سے ہونے والا اضافہ ہے۔ دیہی علاقوں سے شہروں کی جانب ہجرت ایک مسئلہ ہے۔ آبادی کے بڑھنے سے خوراک، صحت، تعلیم، بے روزگاری، ٹریفک اور ماحولیاتی آلودگی کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔

آبادی پر قابو پانے کے لیے اقدامات:

حکومت نے بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں، لیکن عوام کے تعاون کے بغیر اس مسئلے پر قابو پانا حکومت کے لیے بہت مشکل ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستانی معاشرے کے مسائل بتائیں۔ (U.B)

جواب: **پاکستانی معاشرے کے مسائل**

پاکستانی معاشرے کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

- غربت اور بیروزگاری
- کم شرح خواندگی
- صحت کے مسائل
- آبادی کی شرح میں اضافہ

سوال 2: غربت اور بیروزگاری کی وجہ سے کون سے مسائل جنم لیتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **غربت اور بیروزگاری**

غربت اور بیروزگاری کی وجہ سے درج ذیل مسائل جنم لیتے ہیں:

- غربت اور بیروزگاری سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔
- جرائم جنم لیتے ہیں۔
- دہشت گردی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- فی کس آمدنی میں کمی ہوتی ہے۔
- ملکی کی ترقی رُک جاتی ہے۔

سوال 3: غربت اور بیروزگاری کے خاتمے کے لیے کون سے اقدامات لینے چاہیے؟ (A.B)

جواب: **غربت اور بیروزگاری کا خاتمہ**

غربت اور بیروزگاری کے مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ:

- حکومتی سطح پر گھریلو اور نجی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- روزگار کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جائیں۔
- غریبوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ پاکستان میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں: (K.B)

(الف) 38٪ (ب) 40٪ (ج) 42٪ (د) 44٪

2۔ پاکستان میں بنیادی تعلیم سے محروم ہیں: (K.B)

(الف) 40٪ (ب) 42٪ (ج) 44٪ (د) 46٪

3۔ پاکستان کا گھمبیر اور معاشرتی مسئلہ ہے: (U.B)

(الف) غربت (ب) کم شرح خواندگی (ج) طبی مسائل (د) آبادی کی شرح میں اضافہ

پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال

(Educational Condition in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: حکومت نے پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟ (U.B)

ج: **پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال**

ایک تعلیمی سرگرمی کا منظر

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ تعلیم اور معاشرتی و معاشی ترقی باہمی طور پر لازم و ملزوم ہیں۔ 20-2019ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی قریباً 60 فی صد ہے۔ معاشی ترقی میں افزائش کے لیے ضروری ہے کہ شرح خواندگی زیادہ ہو۔

تعلیم میں اضافے کے لیے کیے گئے حکومتی اقدامات

حکومت تعلیم کو بہت اہمیت دے رہی ہے۔ اس ضمن میں اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

مفت تعلیم:

پہلی سے دسویں جماعت تک مفت تعلیم کی سہولت مہیا کی گئی،

درسی کتب کی فراہمی:

حکومت نے درسی کتب کی مفت فراہمی کی۔

طلبہ کے لیے وظائف:

حکومت نے شرح تعلیم کو بڑھانے کے لیے مستحق طلبہ کو وظائف دیے۔

نصاب کی تشکیل نو:

نصاب کی سائنسی بنیادوں اور مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر تشکیل نو۔

ٹیکنیکل اور سائنسی تعلیم:

ٹیکنیکل، پیشہ ورانہ اور سائنسی تعلیم کے فروغ کے لیے سرکاری اور نجی شعبے میں تعاون۔

www.ilmkidunya.com

انفارمیشن ٹیکنالوجی:

سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار میں بہتری لانا، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلابی اقدامات۔

صنفی توازن:

تعلیم کے شعبے میں صنفی توازن (Gender Equity) کے حوالے سے کوششیں کرنا، خواتین کے تعلیمی اداروں پر خصوصی توجہ دینا۔

یونیورسٹیوں کا قیام:

اعلیٰ تعلیم کے لیے سرکاری اور نجی سطح پر زیادہ سے زیادہ یونیورسٹیوں کا قیام۔

ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام:

قومی اور صوبائی سطح پر تعلیمی مسائل کے حل کے لیے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام۔

س2: پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+A.B)

ج:

پاکستان کا تعلیمی ڈھانچہ

پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے:۔

ابتدائی، پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم

ابتدائی تعلیم:

جماعت اوّل سے پہلے کی تعلیم کو ابتدائی بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (Early Childhood Care and Education-ECCE) کہا جاتا ہے۔

پرائمری تعلیم:

پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں کوشش کر رہی ہیں کہ ہر گاؤں میں پرائمری سکول قائم کیے جائیں، تاکہ تمام لوگوں کو یکساں تعلیم کی سہولت میّسر آئے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر ملک بھر میں یکساں قومی نصاب نافذ کیا جارہا ہے۔

ایلیمنٹری تعلیم:

جب کہ ایلیمنٹری (Elementary) تعلیم کا دائرہ کار چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ہے۔

ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم

ثانوی تعلیم:

ثانوی حصّہ نہم اور دہم جماعت تک ہے۔ نویں سے بارھویں جماعت کے امتحانات ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ منعقد کراتے ہیں۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم:

اعلیٰ ثانوی تعلیم گیارھویں اور بارھویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے جس میں آرٹس، سائنس، کامرس اور دیگر مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

نویں سے بارھویں جماعت کے امتحانات ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ منعقد کراتے ہیں۔

یونیورسٹی سطح کی تعلیم

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوتی ہے، جس کے لیے ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی تعلیم کی کئی اقسام ہیں۔ یہ تعلیم بی۔ایس اور ایم۔ایس وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں ہر مضمون میں ایم فل (M.Phil) اور پی ایچ ڈی (PhD) کی سطح پر تحقیقی تعلیم بھی مہیا کی جاتی ہے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ جیسی تعیم کے لیے طلبہ کو میڈیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح قانون، بزنس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کی حصول کے لیے پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے بھی قائم ہیں۔

س3: پاکستان میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل کے حل کے لیے تجاویز دیں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(U.B+A.B)

ج:

تعلیمی مسائل اور ان کا حل

شعبۂ تعلیم میں پاکستان کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

کم شرح خواندگی:

تازہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان میں شرح خواندگی 60 فی صد ہے جو بیش تر ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں کم ہے اور حوصلہ افزا نہیں ہے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ایک اہم ملک ہے مگر تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔

ناقص امتحانی نظام:

ہمارا نظامِ امتحانات انتہائی ناقص ہے۔ امتحان طلبہ کی رٹہ لگانے کی صلاحیت کو چیک کرنے کا نام نہیں، بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچنے اور پرکھنے کا نام ہے۔ امتحانات کا نظام ایسا شفاف اور موثر ہونا چاہیے جو حقیقی معنوں میں طلبہ کی ذہنی استعداد اور کارکردگی کو بڑھا سکے۔

محدود تعلیمی وسائل:

بدقسمتی سے پاکستان میں تعلیم کو دیگر شعبوں کی نسبت کم اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ تعلیم کے لیے مختص بجٹ بہت کم ہے۔ اس میں اضاف نہایت ضروری ہے، تاکہ تعلیمی ادروں کی تمام ضروریات کو اچھے انداز میں پورا کیا جاسکے۔

اساتذہ کی کمی:

پاکستان میں شعبۂ تعلیم اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد اور استعدادِ کار کو بڑھایا جائے، تاکہ تعیم کا عمل بہتر طور پر انجام پاسکے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی دورانِ ملازمت جدید تقاضوں کے مطابق ٹریننگ بھی ضروری ہے، تاکہ وہ جدید تدریسی طریقوں سے آگاہ ہوسکیں۔

نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کا فقدان:

ہمارے تعلیمی نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تعلیمی نصاب میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، زراعت، باغ بانی، الیکٹرونکس، فوٹوگرافی اور ایسے دیگر فنی اور تکنیکی مضامین کو ترقی اور فروغ دیا جائے۔

تدریسی سازوسامان کی کمی:

ہمارے بہت سے سکولوں میں لائبریریاں اور لیبارٹریاں (تجربہ گاہیں) موجود نہیں ہیں اور جن سکولوں اور کالجوں میں یہ سہولت موجود ہے۔ وہ بھی معیاری نہیں ہیں۔ اس وجہ سے طلبہ عملی تجربات کرنے سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ لائبریریاں نہ ہونے کے سبب طلبہ تدریسی کُتب کے علاوہ دیگر کتب سے استفادہ نہیں کرپاتے۔

www.ilmkidunya.com

بنیادی سہولیات کا فقدان:

ہمارے ملک کے اکثر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، بجلی، ٹرانسپورٹ، سینٹری کا ناقص نظام اور ہاسٹلوں کی کمی، جیسے مسائل موجود ہیں۔ یہ مسائل طلبہ کی تعلیم کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان:

ہم نصابی سرگرمیاں جیسا کہ کھیلیں، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں ایسی ہم نسابی سرگرمیوں کے لیے مناسب سہولتیں موجود نہ ہیں، جس کی وجہ سے کئی باصلاحیت طلبہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

غیر موزوں مضامین کا چناؤ:

ہمارے ہاں والدین کی اکثریت اپنی اولاد کو ڈاکٹر یا انجینئر ہی بنانا چاہتی ہے، اس طرح طلبہ کو مجبوراً سائنسی مضامین پڑھنے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے رجحان اور ذہنی استعداد کا خیال نہیں رکھا جاتا، جس سے ان پر نفسیاتی دباؤ پڑتا ہے۔ اکثر سکولوں اور کالجوں میں بھی اس بات کا اہتمام نہیں ہوتا کہ مضامین کے انتخاب کے سلسلے میں طلبہ کی راہنمائی کی جائے۔ اس ضمن میں اساتذہ کو مضامین کے چناؤ میں طلبہ کی بھرپور راہنمائی کرنی چاہیے۔ والدین کو بھی مضامین کے انتخاب میں اپنے بچوں پر جبر کے بجائے ان کی پسند اور ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ اساتذہ، والدین اور طلبہ باہمی مشاورت سے مضامین کے انتخاب کا فیصلہ کریں۔

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے چند اہم تجاویز درج ذیل ہیں:۔

بجٹ میں اضافہ:

تعلیم کے لیے مختص بجٹ میں ہر سال اضافہ کیا جائے۔

سکولوں کی اپ گریڈیشن:

تمام مڈل سکولوں کو ہائی اور ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے۔

اساتذہ کی تعلیمی قابلیت:

پرائمری کے اساتذہ کی کم از کم تعلیمی گریجوایشن ہو۔

نصاب کی تشکیلِ نو:

سائنس اور ٹیکنالوجی کے نصاب کے تشکیلِ نو کی جائے۔ نصاب میں فنی اور ٹیکنیکل مضامین شامل کیے جائیں۔

سائنسی مضامین کی اہمیت:

مکتب، مدرسہ سکولوں میں سائنس و دیگر رائج علوم بھی پڑھائے جائیں اور ان کی ڈگریوں کو بھی تسلیم کیا جائے۔

بنیادی سہولیات کی فراہمی:

تمام سرکاری سکولوں میں کھیل کے میدان اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت اور پرائمری تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت**

جماعت اوّل سے پہلے کی تعلیم کو ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (Early Childood Care and Education-ECCE) کہا جاتا ہے۔

پرائمری تعلیم:

پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے جو پرائمری سکولوں میں دی جاتی ہے۔

سوال 2: ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **ثانوی تعلیم**

ثانوی تعلیم نہم اور دہم جماعت تک ہے۔ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم:

اعلیٰ ثانوی تعلیم گیارہویں اور بارہویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے جس میں آرٹس، سائنس، کامرس اور دیگر مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

امتحانات:

نویں سے بارہویں جماعت کے امتحانات ثانوی و اعلیٰ تعلیمی بورڈ منعقد کراتے ہیں۔

سوال 3: یونیورسٹی کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **یونیورسٹی کی تعلیم**

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہو جاتی ہے جس کے لیے ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔

سوال 4: یونیورسٹی تعلیم کی اقسام بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **یونیورسٹی تعلیم کی اقسام**

یونیورسٹی تیم کی کئی اقسام ہیں۔ یہ تعلیم بی ایس اور ایم ایس وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں ہر مضمون میں ایم فل (M Phil) اور پی ایچ ڈی (PhD) کی سطح پر تحقیقی تعلیم بھی مہیا کی جاتی ہے۔

میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم:

میڈیکل اور انجینئرنگ جیسی تعلیم کے لیے طلباء کو میڈیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔

پیشہ وارانہ تعلیمی ادارے:

قانون، بزنس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کے حصول کے لیے پیشہ وارانہ تعلیمی ادارے بھی قائم ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: پاکستان میں تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

پاکستان میں تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز

پاکستان میں تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز درج ذیل ہیں:

- تعلیم کے لیے مختص بجٹ میں ہر سال اضافہ کیا جائے۔
- تمام مڈل سکولوں کو ہائی اور ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے۔
- پرائمری کے اساتذہ کی کم از کم تعلیم گریجوایشن ہو۔
- سائنس اور ٹیکنالوجی کے نصاب کی تشکیل نو کی جائے۔ نصاب میں فنی اور ٹیکنیکل مضامین شامل کیے جائیں۔

سوال6: پاکستان میں کون کون سے تعلیمی مسائل درپیش ہیں؟ (U.B)

جواب:

تعلیمی مسائل

شعبہ تعلیم میں پاکستان کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

- کم شرح خواندگی
- ناقص امتحانی نظام
- محدود تعلیمی مسائل
- اساتذہ کی کمی
- نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کا فقدان

سوال7: حکومت نے پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟ (U.B)

جواب:

حکومتی اقدامات

حکومت تعلیم کو بہت اہمیت دے رہی ہے۔ اس ضمن میں اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- پہلی سے دسویں جماعت تک مفت تعلیم کی سہولت مہیا کی گئی،
- حکومت نے درسی کتب کی مفت فراہمی کی۔
- حکومت نے شرح تعلیم کو بڑھانے کے لیے مستحق طلبہ کو وظائف دیے۔
- نصاب کی سائنسی بنیادوں اور مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر تشکیل نو۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی قریباً ہے:** (K.B)

(الف) 53 فیصد (ب) 60 فیصد (ج) 61 فیصد (د) 63 فیصد

2۔ **اوّل جماعت سے پہلے کی تعلیم کی کہلاتی ہے:** (U.B)

(الف) ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (ب) پرائمری
(ج) مڈل (د) ثانوی

3۔ پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے کس جماعت تک ہوتی ہے؟ (U.B)

(الف) دوم (ب) سوم (ج) چہارم (د) پنجم

4۔ ایلیمنٹری تعلیم چھٹی جماعت سے کس جماعت تک ہوتی ہے؟ (U.B)

(الف) ساتویں (ب) آٹھویں (ج) نویں (د) دسویں

5۔ پاکستان میں نویں سے دسویں جماعت تک تعلیم کہلاتی ہے: (U.B)

(الف) پرائمری (ب) مڈل (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

6۔ پاکستان میں گیارہویں اور بارہویں جماعت تک تعلیم کہلاتی ہے: (U.B)

(الف) پرائمری (ب) مڈل (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

7۔ نویں سے بارہویں جماعت تک کے امتحانات منعقد کرواتا ہے: (U.B)

(الف) پبلک سروس کمیشن (ب) متعلقہ ادارہ (ج) متعلقہ بورڈ (د) یونی ورسٹی

8۔ پرائمری کے اساتذہ کی کم سے کم تعلیم ہو: (U.B)

(الف) انٹر (ب) گریجوایشن (ج) ایم۔اے (د) ایم۔فل

9۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا دورانیہ ہے: (U.B)

(الف) دو سال (ب) چار سال (ج) چھ سال (د) آٹھ سال

پاکستان میں صحت کی صورتِ حال

(Health Conditions in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان میں شعبہ صحت کن مسائل کا شکار ہے اور ان کا حل بیان کریں۔ (U.B+A.B)

ج: **صحت کے شعبے میں درپیش مسائل اور اُن کا حل**

پاکستان آبادی کے لحاظ سے ایک گنجان آباد ملک ہے، مگر بدقسمتی سے یہاں صحت وطب کے شعبے پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی جا رہی۔

بجٹ میں کمی:

سالانہ بجٹ میں ایک نہایت قلیل رقم صحت کے شعبے کے لیے مختص کی جاتی ہے۔ پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے میں کل 421.8 ارب روپے خرچ کیے گئے جو ہماری جی۔ڈی۔پی (G.D.P) کا صرف 1.1 فی صد ہے۔

ڈاکٹرز کی کمی:

ہمارے ملک میں 963 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر، جب کہ 9413 افراد کے لیے ایک ڈینٹسٹ موجود ہے۔ ہسپتال میں 1608 افراد کے لیے صرف ایک بستر کی سہولت موجود ہے۔

ایک گورنمنٹ ہسپتال کا منظر

www.ilmkidunya.com

اوسط عمر:

ہمارے ملک میں مردوں کی اوسط عمر قریباً 66 سال اور خواتین کی اوسط عمر قریباً 68 سال ہے، جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر 70 سال کے لگ بھگ ہے۔

محکمہ صحت:

پاکستان میں محکمہ صحت ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، ٹی۔بی کلینکس، رورل ہیلتھ سینٹرز (Rural Helath Centres)، بنیادی صحت مراکز (Basic Health Units) اور میٹرنٹی و بچوں کے مراکز کے ذریعے سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

بنیادی سہولتوں کی کمی:

ملک میں کئی ایسے علاقے ہیں، جہاں ابھی تک بنیادی طبی سہولتیں میسر نہیں اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک صحت مند معاشرے کی تشکیل نہیں ہو سکی۔

آبادی میں اضافہ:

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی نسبت طبی وسائل میں اضافہ کم ہے۔

طبی سہولیات کا فقدان:

طبی سہولیات کا فقدان، کثرتِ امراض،

حفظانِ صحت سے ناواقفیت:

حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت

غیر متوازن غذا:

غیر متوازن غذا وغیرہ جیسے مسائل شعبۂ صحت کو درپیش ہیں۔

حکومتِ پاکستان کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات

حکومت پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے کیے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ہسپتالوں کا قیام
- میڈیکل کالجوں کا قیام
- پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں
- بیماریوں کی روک تھام
- نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
- ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ترقی
- تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کا بندوبست
- شعبہِ صحت کے لیے زیادہ بجٹ مختص کیا
- شرح افزائشِ آبادی کو قابو میں رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

س2: پاکستان کے طبی ڈھانچے پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج: **پاکستان کا طبی ڈھانچہ**

وزیرِ صحت:
محکمہ صحت کا سربراہ وزیرِ صحت ہے،

منتظمِ اعلیٰ:
جب کہ سیکرٹری بطور منتظمِ اعلیٰ کام کرتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل:
ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کا کام صوبے میں ترقیاتی، احتیاطی علاج اور شفا بخش خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔

لیڈی ہیلتھ وزیٹر:
پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (Lady Health Visitors) فرائض انجام دے رہی ہیں۔

بنیادی مراکزِ صحت:
پرائمری سطح پر بنیادی صحت کے مراکز (Basic Health Units) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (Rural Health Centres) قائم ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی:
تحصیل اور ضلع کی سطح پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ، مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال براہ راست صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں۔ اس وقت ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی قائم ہے۔ اس کا انتظامی افسر چیف ایگزیکٹیو آفیسر (Chief Executive Officer-CEO) کہلاتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: پاکستان میں محکمہ صحت کے ماتحت صحت کے مراکز کون سے ہے؟ (U.B)

جواب: **پاکستان میں محکمہ صحت کے مراکز**

محکمہ صحت کا سربراہ وزیر صحت ہے جبکہ سیکرٹری بطور منتظمِ اعلیٰ کام کرتا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کا کام صوبے میں ترقیاتی، احتیاطی علاج اور شفاء بخش خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (Lady Health Visitors) فرائض انجام دے رہی ہیں۔ پرئمری سطح پر بنیادی صحت کے مراکز (Basic Health Units) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (Rural Health Centres) قائم ہیں۔ تحصیل اور ضلع کی سطح پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ، مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال براہ راست صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں۔

سوال2: پاکستان میں صحت کے شعبے کو درپیش مسائل بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **پاکستان میں صحت کے شعبے کو درپیش مسائل**

پاکستان میں صحت کے شعبے کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

- طبی سہولیات کا فقدان
- افراطِ آبادی
- کثرتِ امراض
- حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت
- غیر متوازن غذا وغیرہ

www.ilmkidunya.com

سوال 3: حکومت پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟ (A.B)

جواب:

شعبہ صحت کی بہتری کے لیے اقدامات

حکومت پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے اقدامات درج ذیل ہیں:

- ہسپتالوں کا قیام
- میڈیکل کالجوں کا قیام
- پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں
- بیماریوں کی روک تھام
- تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کا بندوبست

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان اکنامک سروے 20-2019ء مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے میں کل روپے خرچ کیے گئے:** (K.B)

(الف) 421.6ارب (ب) 421.7ارب (ج) 421.8ارب (د) 421.9ارب

2۔ **پاکستان میں صحت کے شعبے میں روپے خرچ کیے گئے جو جی۔ڈی۔پی (G.D.P) کا صرف ہے:** (K.B)

(الف) 1.0 فیصد (ب) 1.1 فیصد (ج) 1.2 فیصد (د) 1.3 فیصد

3۔ **اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان میں مردوں کی اوسط عمر ہے:** (K.B)

(الف) 58سال (ب) 60سال (ج) 66سال (د) 65سال

4۔ **اکنامک سروے 20-2019ء کے مطابق پاکستان میں خواتین کی اوسط عمر ہے:** (K.B)

(الف) 58سال (ب) 60سال (ج) 68سال (د) 65سال

5۔ **ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کی اوسط عمر ہے:** (K.B)

(الف) 60سال (ب) 70سال (ج) 80سال (د) 90سال

6۔ **محکمہ صحت کا سربراہ ہے:** (K.B)

(الف) وزیر اعظم (ب) وزیر صحت (ج) چیف ایگزیکٹو آفیسر (د) سیکرٹری

سیاحت کی اہمیت اور پاکستان میں سیاحت کے لیے قدرتی اور ثقافتی کشش

(Importance of Tourism and Natural and Cultural Attraction for Tourism in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: **پاکستان میں سیاحت کی اہمیت بیان کریں۔** (مشقی سوال نمبر 5)(U.B+A.B)

ج:

پاکستان میں سیاحت کی اہمیت

تعارف:

سیاحت کا شعبہ کسی بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خوش قسمتی سے پاکستان ان ممالک میں شامل ہے، جہاں وہ تمام عوامل کثرت سے موجود ہیں جو پاکستان کو سیاحت کی جنت بناسکتے ہیں۔ بلند و بالا پہاڑ، سرسبز و شاداب وادیاں، وسیع و عریض میدان، تازہ پانیوں کی قدرتی جھیلیں، تمام مذاہب سے منسلک لوگوں کے مقدس مقامات، ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے آثارِ قدیمہ اور طرح طرح کے ثقافتی رنگ دنیا بھر سے سیاحوں کو کھینچنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، تاہم یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ سیاحتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود پاکستان کا

www.ilmkidunya.com

سیاحت کا شعبہ ملکی ترقی میں ابھی تک وہ کردار ادا نہیں کر پایا جو اسے کرنا چاہیے تھا۔ خوش قسمتی یہ ہے کہ حکومت سیاحت کی اہمیت و افادیت سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس شعبے کی ترقی کے لیے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ امید ہے کہ حکومت کی جانب سے شروع کیے جانے والے سیاحتی منصوبہ جات کی بروقت تکمیل سے پاکستان میں خوش حالی کا دروازہ کھل جائے گا۔

پاکستان سیاحتی کے مقامات

پاکستان کے اہم سیاحتی مقامات کا جائزہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے:۔

قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحت کے مقامات:

قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحتی مقامات میں وادی ہنزہ، دیوسائی کے میدان (بلتستان)، نلتر وادی (گلگت)، فیری میڈوز، نانگا پربت اور کے ٹو (K-2) بیس کیمپ، وادی، کیلاش، وادیِ سوات، کاغان اور ناران، نتھیا گلی، ٹھنڈیانی، مری، کوٹلی ستیاں، وادیِ سون سکیسر، کوہِ سلیمان، چمن، زیارت، گوادر، ساحلِ سمندر کراچی اور بلوچستان وغیرہ شامل ہیں۔

مذہبی سیاحت کے مقامات:

مذہبی سیاحت کے مقامات میں ٹیکسلا (راول پنڈی)، ہڑپہ (ساہیوال)، موئن جودڑو (لاڑکانہ)، کٹاس راج (چکوال)، ٹلہ جوگیاں (جہلم)، ننکانہ صاحب، کرتارپور صاحب (نارووال)، حسن ابدال (اٹک)، لاہور اور ملتان وغیرہ شامل ہیں۔

سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات:

سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات میں اکرنڈ قلعہ، کینہٹی باغ (Kenhaty garden)، کلر کہار (وادیِ سون، ضلع خوشاب)، شاہی قلعہ (لاہور)، شالامار باغ لاہور، دراوڑ قلعہ بہاول پور، التیت قلعہ (گلگت بلتستان)، شگر قلعہ (شگر، بلتستان)، سکردو قلعہ (سکردو)، مغل باغ واہ، قلعہ اٹک، قلعہ روہتاس (جہلم)، رانی کوٹ قلعہ (ضلع جامشورو، سندھ)، قلعہ شاردہ (وادیِ نیلم، آزاد کشمیر)، تخت بھائی (مردان، خیبر پختونخوا)، بھمبور (ضلع ٹھٹھہ، سندھ)، فورٹ منرو (ڈیرہ غازی خاں)، بالا حصار قلعہ (پشاور)، مسجد مہابت خان پشاور، بادشاہی مسجد لاہور، شاہ جہان مسجد ٹھٹھہ (سندھ)، ہنگول نیشنل پارک (مکران، بلوچستان) اور جھل مگسی (بلوچستان) وغیرہ اہم ہیں۔

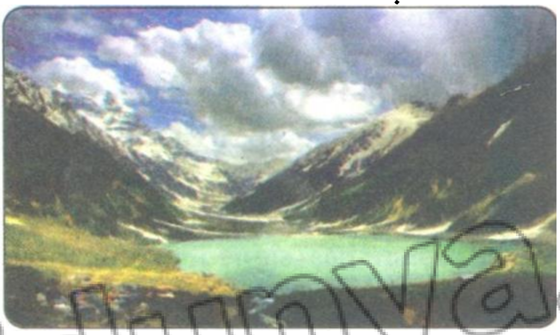

وادی کاغان میں ایک جھیل کا منظر

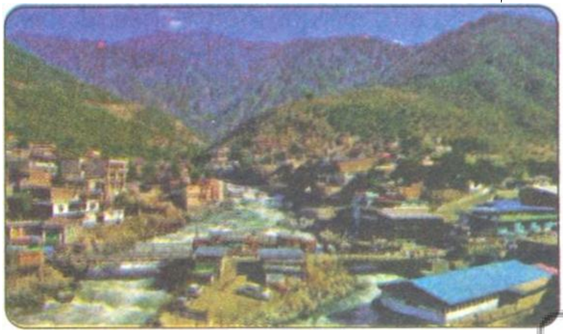

ایک سیاحتی مقام کا منظر

پاکستان کے شعبۂ سیاحت کے حوالے سے بین الاقوامی تاثرات:

پاکستان کے سیاحتی وسائل کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی ماہرین اور مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ سیاحتی مقامات ہر لحاظ سے پاکستان کو صفِ اول کی سیرگاہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

- 2010ء میں معروف سیاحتہ میگزین Lonely Planet نے پاکستان کو سیاحت کے حوالے سے ایک "بڑی چیز" کا خطاب دیا۔
- 2018ء میں سیر و سیاحت کے فروغ کے لیے خدمات دینے والی مشہور برطانوی بیک پیکر سوسائٹی (The British Backpacker Society) نے پاکستان کو بہترین ایڈونچر ٹورازم (Adventure Tourism) کی جگہ قرار دیا۔
- 2019ء میں امریکا کے ایک میگزین Forbes نے پاکستان کو سیر کے لیے بہترین جگہ قرار دیا۔
- 2020ء میں امریکن میگزین Console Nast Traveller نے پاکستان کو چھٹیاں گزارنے کے لیے سب سے بہترین جگہ قرار دیا۔

www.ilmkidunya.com

پاکستان کے شعبہ سیاحت کی کارکردگی:

بے پناہ وسائل رکھنے کے باوجود پاکستان میں شعبۂ سیاحت ابھی تک خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہا ہے۔ پاکستان میں بین الاقوامی سیاحوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات میں،

- امن وامان کی صورت حال،
- سیاحتی مقامات کی کم تشہیر (Projection)
- بین الاقوامی سیاحوں کا کم آنا ہے۔
- سیاحتی مقامات پر بنیادی سہولیات کی کمی وغیرہ شامل ہیں۔

شعبۂ سیاحت دنیا کی معیشت میں سالانہ اوسطاً تقریباً 10 فی صد تک حصّہ ڈالتا ہے، لیکن پاکستان میں اس کا حصّہ محض 2 سے 3 فی صد سالانہ ہے۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا سب سے بڑا مرکز فرانس رہا ہے، جہاں ایک سال میں 89 ملین بین الاقوامی سیاح آئے۔ دوسرے نمبر پر سپین (83 ملین)، تیسرے نمبر پر امریکا (80 ملین)، چوتھے نمبر پر چین (63 ملین)، پانچویں نمبر پر اٹلی (62 ملین) اور چھٹے نمبر پر ترکی (46 ملین) رہے۔ پاکستان میں بین الاقوامی سیاح 2 ملین سے بھی کم آتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ پاکستان میں بین الاقوامی سیاح کم تعداد میں آتے ہیں، لیکن پاکستنای سیاحوں کی تعداد ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے 2019ء میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد 50 ملین کے لگ بھگ تھی۔

ورلڈ ٹورازم آرگنائزیشن کے مطابق ایک سے دوسرے مُلک سفر کرنے والے لوگوں کی تعداد 1997ء میں 631 ملین تھی جو 2020ء میں ایک بلین سے تجاوز کر چکی ہے۔

س2: پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومت اقدامات پر نوٹ لکھیں۔ (A.B)

ج: **سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات**

حکومتِ پاکستان نے سیاحت کی اہمیت کا مکمل ادراک کرتے ہوئے اس میں انقلابی اقدامات کا آغاز کیا ہے۔ ان اقدامات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

ویزہ پالیسی:

حکومتِ پاکستان نے بین الاقوامی سیاحوں کے لے ویزا پالیسی (Visa Policy) میں واضح تبدیلی کی ہے۔ ویزا کے عمل کو آسان اور تیز بنانے کے ساتھ ساتھ بہت سے ممالک کے سیاحوں کو ایئر پورٹ پر ویزا کی سہولت کا اجرا کیا ہے۔

نیشنل ٹورزم کوآرڈینیشن بورڈ:

حکومتِ پاکستان نے صوبائی حکومتوں کی سرپرستی میں محکمۂ سیاحت کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ وفاق کی سطح پر ایک ادارہ "نیشنل ٹورازم کوآرڈینیشن بورڈ (National Tourism Coordination Board)" تشکیل دیا ہے۔ اس ادارے کا مقصد وفاق اور صوبوں کے درمیان تعلق کو مضبوط بنانا ہے۔

دیگر ممالک سے تعاون:

حکومت نے بہت سے ممالک سے، جن میں ازبکستان، تاجکستان، نیپال اور ترکی وغیرہ شامل ہیں، مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔ ان یادداشتوں میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ یہ ممالک باہمی سیاحت کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششیں کریں گے۔

نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی:

وفاقی حکومت نے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ ملک بھر میں سرکاری ریسٹ ہاؤسوں کو ایک منظم طریقے سے نجی شعبے کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ نجی شعبے کے حرکت میں آنے سے سیاحتی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

نئے سیاحتی مقامات:

حکومتِ پاکستان اور صوبائی حکومتیں نئے سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کے لیے موثر اقدامات کر رہی ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی کمراٹ وادی اور پنجاب میں کوٹلی ستیاں اور چکوال میں کیے جانے والے اقدامات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

بجٹ میں اضافہ:

سیاحتی سہولیات کی فراہمی کے لیے وفاقی اور صوبائی بجٹ میں سیاحت کے لیے اضافی فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

منظم منصوبہ بندی:

شعبۂ سیاحت کی منظم ترقی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب کی سیاحتی پالیسی 2019ء اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ سیاحت کے حوالے سے مستقبل کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ مختلف منصوبوں کے قابلِ عمل ہونے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان سیاحتی مقامات کو انھی قابلِ عمل رپورٹوں کے مطابق ترقی دی جائے گی۔

سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی ذمہ داریاں:

سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں کہ وہ سیاحتی مقامات پر:۔

- کوڑا کرکٹ پھینکنے سے گریز کریں۔
- موجود سہولیات کو خراب نہ کریں۔
- ٹریفک اور دیگر قوانین کی پابندی کریں۔
- غیر اخلاقی حرکات سے اجتناب کریں۔
- خوب صورت تصاویر اور وڈیوز بنائیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے سے دوسروں تک پھیلائیں تاکہ سیاحت کا رجحان پیدا ہو سکے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان میں قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحتی مقامات کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **سیاحتی مقامات**

پاکستان میں قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحتی مقامات درج ذیل ہیں:

- وادی ہنزہ، دیوسائی کے میدان (بلتستان)
- نلتر وادی (گلگت)
- فیری میڈوز
- نانگا پربت اور کے ٹو (K-2) بیس کیمپ
- وادی کیلاش
- وادی سوات
- کاغان اور ناران، نتھیا گلی، ٹھنڈیانی، مری، کوٹلی ستیاں، وادی سون سکیسر، کوہِ سلیمان، چمن، زیارت، گوادر، ساحل سمندر کراچی اور بلوچستان وغیرہ۔

سوال2: پاکستان میں مذہبی سیاحتی مقامات کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب:

مذہبی سیاحتی مقامات

پاکستان میں مذہبی سیاحتی مقامات درج ذیل ہیں:

- ننگانہ صاحب
- کرتارپور صاحب (نارووال)
- حسن ابدال
- لاہور
- ملتان

سوال3: پاکستان میں سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب:

تاریخی سیاحتی مقامات

پاکستان کے اہم تاریخی سیاحتی مقامات درج ذیل ہیں:

- کلر کہار
- شاہی قلعہ
- شالامار باغ
- قلعہ روہتاس
- بادشاہی مسجد
- مسجد مہابت خان
- رانی کوٹ قلعہ

سوال4: پاکستان کے شعبہ سیاحت کے حوالے سے بین الاقوامی تاثرات بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

بین الاقوامی تاثرات

صف اوّل کی سیر گاہ بنانے کی صلاحیت درج ذیل ہیں:

- پاکستان کے سیاحتی وسائل کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی ماہرین اور مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ سیاحتی مقامات ہر لحاظ سے پاکستان کو صف اوّل کی سیرگاہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- 2010ء میں معروف سیاحتی میگزین Lonely Planet نے پاکستان کو سیاحت کے حوالے سے ایک "بڑی چیز" کا خطاب دیا۔
- 2018ء میں سیر و سیاحت کے فروغ کے لیے خدمات دینے والی مشہور برطانوی بیک پیکر سوسائٹی (The British Backpater Society) نے پاکستان کو بہترین ایڈونچر ٹورازم (Adventure Tourism) کی جگہ قرار دیا۔
- 2019ء میں امریکہ کے ایک میگزین Forbes نے پاکستان کو سیر کے لیے بہترین جگہ قرار دیا۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: پاکستان کے شعبہ سیاحت کی کارکردگی بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

پاکستان کے شعبہ سیاحت کی کارکردگی

بے پناہ وسائل رکھنے کے باوجود پاکستان میں شعبہ سیاحت ابھی تک خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہا ہے۔ شعبہ سیاحت دنیا کی معیشت میں سالانا اوسطاً 10 فیصد تک حصہ ڈالتا ہے لیکن پاکستان میں اس کا حصہ محض 2 سے 3 فیصد سالانہ ہے۔ شعبہ سیاحت کی پسماندگی کی ایک بہت بڑی وجہ یہاں بین الاقوامی سیاحوں کا کم آنا ہے۔ پاکستان میں بین الاقوامی سیاح 2 ملین سے بھی کم آتے ہیں۔

سوال6: پاکستان میں سیاحوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

سیاحوں کی کمی کی وجوہات

پاکستان میں بین الاقوامی سیاحوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات درج ذیل ہین:

- امن وامان کی صورتحال،
- سیاحتی مقامات کی کم تشہیر (Projection)
- سیاحتی مقامات پر بنیادی سہولیات کی کمی

سوال7: پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات بیان کریں۔ (A.B)

جواب:

حکومتی اقدامات

حکومت پاکستان نے سیاحت کی اہمیت کا مکمل ادراک کرتے ہوئے اس میں انقلابی اقدامات کا آغاز کیا ہے۔

- حکومت پاکستان نے بین الاقوامی سیاحوں کے لیے ویزا پالیسی (Visa Policy) میں واضح تبدیلی کی ہے۔
- ویزا کے عمل کو آسان اور تیز بنانے کے ساتھ ساتھ بہت سے ممالک کے سیاحوں کو ائیرپورٹ پر ویزا کی سہولت کا اجراء کیا ہے۔
- مفاہمتی یاداشتوں میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ یہ ممالک باہمی سیاحت کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششیں کریں گے۔
- وفاقی حکومت نے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔

سوال8: سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی ذمہ داریاں بیان کریں۔ (A.B)

جواب:

پاکستانی عوام کی ذمہ داریاں

سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- کوڑا کرکٹ پھینکنے سے گریز کریں۔
- موجودہ سہولیات کو خراب نہ کریں۔
- ٹریفک اور دیگر قوانین کی پابندی کریں۔
- غیر اخلاقی حرکات سے اجتناب کریں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ شعبہ سیاحت دنیا کی معیشت میں سالانہ اوسطاً قریباً تک حصہ ڈالتا ہے: (K.B)

(الف) 5 فیصد (ب) 10 فیصد (ج) 15 فیصد (د) 20 فیصد

2۔ شعبہ سیاحت پاکستان کی معیشت میں سالانہ اوسطاً قریباً تک حصہ ڈالتا ہے: (K.B)

(الف) 2 سے 3 فیصد (ب) 3 سے 4 فیصد (ج) 4 سے 5 فیصد (د) 5 سے 6 فیصد

3۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا سب سے بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) فرانس (د) ترکی

4۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا دوسرا بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) سپین (د) ترکی

5۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا تیسرا بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) سپین (د) ترکی

6۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا چوتھا بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) سپین (د) ترکی

7۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا پانچواں بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) چین (د) ترکی

8۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا چھٹا بڑا مرکز رہا: (K.B)

(الف) اٹلی (ب) امریکہ (ج) چین (د) ترکی

9۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں فرانس میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 89 ملین (ج) 83 ملین (د) 63 ملین

10۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں سپین میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 89 ملین (ج) 83 ملین (د) 63 ملین

11۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں امریکہ میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 89 ملین (ج) 83 ملین (د) 63 ملین

12۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں چین میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 89 ملین (ج) 83 ملین (د) 63 ملین

13۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں اٹلی میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 62 ملین (ج) 83 ملین (د) 46 ملین

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

14۔ ورلڈ اٹلس (World Atlas) کے مطابق 2018ء میں ترکی میں ایک سال میں بین الاقوامی سیاح آئے: (K.B)

(الف) 80 ملین (ب) 46 ملین (ج) 83 ملین (د) 63 ملین

15۔ 2019ء میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد لگ بھگ تھی: (K.B)

(الف) 48 ملین (ب) 49 ملین (ج) 50 ملین (د) 51 ملین

16۔ بادشاہی مسجد واقع ہے: (K.B)

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

17۔ فیصل مسجد واقع ہے: (K.B)

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

18۔ قلعہ بالاحصار واقع ہے: (K.B)

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

19۔ مسجد مہابت خان واقع ہے: (K.B)

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

20۔ قلعہ روہتاس واقع ہے: (K.B)

(الف) جہلم (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی، رواداری اور لچک کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Importance of Inter-faith Harmony, Tolerance and Resilience against Terrorism)

تفصیلی سوالات

س 1: دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی، رواداری اور لچک کی ضرورت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+A.B)

ج: **بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری اہمیت**

تعارف:

بین المذاہب ہم آہنگی قوتِ برداشت کی علامت ہے۔ یہ بڑھتے ہوئے سیاسی اور معاشی عدم اطمینان کے حالات میں مختلف مذہبی عقائد کے ماننے والوں کے مابین پُرامن بقائے باہمی، امن اور خوش حالی کے لیے آگے بڑھنے کا ایک راستہ ہے۔

بلاشبہ تمام آسمانی اَدیان (دین کی جمع) نے انسانی معاشرے سے دہشت گردی، شدت پسندی اور تعصّبات کے خاتمے کا درس دیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تک اور ان کے بعد خلافت راشدہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ کرام نے ہمیشہ انساوں کو آپس میں پیار و محبت، رواداری قائم کرنے، نفرتوں اور تعصّبات کو مٹانے کا پیغام دیا ہے، بلکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی ہدف اور مقصد ہی انسانیت کی خدمت اور اسے نیکی کے راستے پر چلانا ہے۔ مسلم، مسیحی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ مت اور پارسی وغیرہ تمام اَدیان اور مذاہب کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول رواداری، پیار و محبت، انسانی ہمدردی کا فروغ اور تعصّبات کا خاتمہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

آسمانی اَدیان کا درس:

تمام آسمانی اَدیان نے سچائی، خدمت، وفا، ایثار، عجز وانکسار، انسان دوستی غرض تمام انسانی اقدار کو زندہ رکھنے کا درس دیا ہے اور جھوٹ، مکر و فریب، ظلم وانانسافی، تعصب، حسد و کینہ اور جہالت جیسی صفات اور خواہشات کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔ جب تمام اَدیان کے درمیان اس حد تک مشترک باتیں پائی جاتی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج انسانی معاشرے میں دہشت گردی، تعصب، تنگ نظری، ظلم، شدّت پسندی اور انتہا پسندی ایسی برائیاں مسلط ہیں اور انسانی معاشرہ آج ظلم وبربریت، قتل وغارت کی بھیانک تصویر پیش کر رہا ہے۔ اس کا یقیناً کسی دین و مذہب اور مہذب معاشرے سے دور دور کا تعلق نہیں ہے۔

اسلام کا نقطہ نظر:

اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کے اپنے ذاتی فیصلے اور اختیار پر مبنی ہے اور اس معاملے میں زور زبردستی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے علم و عقل اور عمل کی آزمائش کے لیے بنائی ہے، جس کے لیے انسانوں کو عقیدہ و عمل کی آزادی کا حاصل ہونا لازم ہے۔

میثاقِ مدینہ:

میثاقِ مدینہ جیسی روشن مثال ہمارے سامنے ہے، جب حضرت محمد رسول اللہ مدینے تشریف لائے اور ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے مختلف اَدیان و مذاہب کے قبائل کے درمیان جن میں مسلم، یہودی اور مسیحی شامل تھے، ایک امن معاہدہ "میثاقِ مدینہ" قائم کیا۔

بین المذاہب ہم آہنگی:

حکومت اس حوالے سے سنجیدگی کا مظارہ کر رہی ہے اور تمام مکاتیبِ فکر کا آپس میں رابطہ ہے، جس کے یقیناً مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اب اقلیتوں کے تہوار حکومتی سطح پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح محبت اور رواداری کا یہ کاروان آگے بڑھے گا۔ اب وقت آگیا ہے کہ وطنِ عزیز سے نفرتوں کو مٹایا جائے، محبتوں کو عام کیا جائے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے مختلف پروگراموں، کانفرنسوں اور ورکشاپیں منعقد کی جائیں۔

مذموم مقاصد سے محفوظ:

پاکستان کے آئین میں تمام اَدیان و مذاہب کے پیروکار اپنی مذہبی رسومات میں آزاد ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلک کے عقائد و نظریات کی نفی کرے۔ جہاں ہمیں تمام اَدیان و مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنی ہے، وہاں ان شر پسند عناصر کی نشاندہی بھی کرنی ہے جو ملک و قوم کے دشمن ہیں اور بیرونی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں، تاکہ ملک و قوم کو ان کے مذموم مقاصد سے محفوظ رکھا جا سکے۔ کسی گروہ کو دوسرے گروہ پر مذہبی جبر کا حق حاصل نہیں۔

حاصلِ کلام:

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہوئے وطن عزیز میں بسنے والے ہر پاکستانی کو یہ پیغام دیں کہ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ آیئے! اپنے اپنے رنگ ونسل کے خول سے نکلیں اور ایک ہی رنگ اپنائیں اور وہ محبت و امن کا رنگ ہو، اسلام کو رنگ ہو اور پاکستان کا رنگ ہو۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: تمام آسمانی اَدیان نے کس چیز کے خاتمے کا درس دیا ہے۔ (U.B)

جواب: **آسمانی اَدیان کا درس**

تمام آسمانی اَدیان نے انسانی معاشرے سے دہشت گردی، شدت پسندی اور تعصّبات کے کاتمے کا درس دیا ہے۔

سوال 2: انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی ہدف اور مقصد کیا تھا؟ (U.B)

جواب: **انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی ہدف اور مقصد**

انبیاء علیہم السلام کی بعچت کا بنیادی ہدف اور مقصد ہی انسانیت کی خدمت اور اسے نیکی کے راستے پر چلانا ہے۔

سوال 3: آج انسانی معاشرے میں کس جیسی برائیاں مسلط ہیں؟ (U.B)

جواب: **انسانی معاشرے میں مسلط برائیاں**

آج انسانی معاشرے میں دہشت گردی، تعسب، تنگ نظری، ظلم، شدت پسندی اور انتہاء پسندی جیسی برائیاں مسلط ہیں اور انسانی معاشرہ آج ظلم و بربریت، قتل وغارت کی بھیانک تصویر پیش کر رہا ہے۔

سوال 4: مذہب اور اعتقاد کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ (U.B)

جواب: **اسلام کا نقطہ نظر**

اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کے اپنے ذاتی فیصلے اور اختیار پر مبنی ہے اور اس معاملے میں زور زبردستی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے علم و عقل اور عمل کی آزمائش کے لیے بنائی ہے جس کے لیے انسانوں کو عقیدہ و عمل کی آزادی کا حاصل ہونا لازم ہے۔

سوال 5: ہم بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے کیا عہد کر سکتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ**

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہوئے وطن عزیز میں بسنے والے ہر پاکستانی کو یہ پیغام دیں کہ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ آیئے! اپنے رنگ ونسل کے خول سے نکلیں اور ایک ہی رنگ اپنائیں اور وہ محبت و امن کا رنگ ہو، اسلام کا رنگ ہو اور پاکستان کا رنگ ہو۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **بین المذاہب ہم آہنگی کی علامت ہے:** (U.B)

(الف) قوت برداشت (ب) ثقافت (ج) معاشرہ (د) انسان

2۔ **تمام آسمانی ادیان نے درس دیا ہے:** (U.B)

(الف) نفرت کا (ب) امن کا (ج) تعصّب کا (د) شدت پسندی کا

3۔ **انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد تھا:** (U.B)

(الف) نفرت (ب) انسانیت کی خدمت (ج) تعصّب (د) شدت پسندی

www.ilmkidunya.com

4۔ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کا اپنا ________ ہے۔ (U.B)
(الف) ذاتی فیصلہ　(ب) مذہبی فیصلہ　(ج) اخلاقی فیصلہ　(د) علمی فیصلہ

5۔ حضور ﷺ نے ایک امن معاہدہ مدینہ میں قائم کیا اُسے کہتے ہیں: (K.B)
(الف) میثاقِ مدینہ　(ب) صلح حدیبیہ　(ج) فتح مکہ　(د) غزوہ خیبر

علاقائی ثقافتی مماثلت بطور ذریعہ یک جہتی اور ہم آہنگی

(Commonality in Regionla Cultures Leading to national Integration and Cohesion)

تفصیلی سوالات

س 1: علاقائی ثقافت میں مماثلت قومی یکجہتی کا ذریعہ ہے۔ وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(U.B+K.B+A.B)

ج: **علاقائی ثقافتی مماثلت بطور ذریعہ یکجہتی**

تعارف:

پاکستان میں علاقائی طور پر ثقافتیں پائی جاتی ہیں جو کہ یکجہتی اور یگانگت کی وجہ ہیں۔ ان ثقافتوں میں ہمارے طرزِ عمل کے تمام انداز شامل ہیں۔ جس میں لباس، خوراک، رہائش، آداب، رسم رواج، عقائد اور طرزِ تعلیم ہے۔

صوبائی ثقافتیں:

پاکستان کے چاروں صوبوں کے لوگوں کے رسم ورواج اور رہن سہن میں کسی حد تک فرق موجود ہے، لیکن علاق اور زبان کے فرق کے باوجود لوگوں میں ایک مشترک ثقافت بھی پروان چڑھ رہی ہے۔ مختلف علاقوں میں رہنے کے باوجود لوگ ایک دوسرے سے قربت کا احساس رکھتے ہیں۔ لوگوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہونے کا شعور ہے، جس سے قومی یک جہتی اور یگانگت پیدا ہوتی ہے اور قومی تشخص مضبوط ہوتا ہے۔

اسلامک اقتدار کے اثرات:

پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے اثرات ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں مساوات، بھائی چارے، اخوت، معاشرتی انصاف اور سچائی جیسی اقدار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان حکمرانی کے دور میں علم وادب، موسیقی، مصوری، تعمیرات، خطاطی وغیرہ نے خوب ترقی کی۔ ان شعبوں میں مسلمانوں کے کارنامے ہمارا ثقافتی وَرثہ ہیں اور ان کے حوالے سے ہمیں پہچانا جاتا ہے۔

باہمی ہم آہنگی:

پاکستان کے رہنے والوں کی علاقائی نسبت (پنجابی، سندھی، پختون، بلوچ وغیرہ) مختلف ہونے کے باوجود ان کے درمیان باہمی ہم آہنگی کے احساسات موجود ہیں۔

ثقافتی ورثہ کے اظہار:

ہمارے مشترک ثقافتی وَرثے کا اظہار ہماری علاقائی شاعری اور ادب کی ان اقدار کے ذریعے سے ہوتا ہے جو تمام علاقوں کے ادب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔ تصور، انسانیت، صلح وانصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کے کلام میں ملتا ہے۔

محبت الفت اور اخوت کا درس:

حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت وارث شاہؒ، حضرت شاہ حسینؒ، حضرت میاں محمد بخشؒ، حضرت بابا فرید گنج شکرؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ حضرت سچل سرمستؒ، رحمان بابا، خوشحال خان خٹک اور میر گل خان نصیر وغیرہ نے محبت، الفت اور اخوت کا جو درس دیا ہے، اس سے بنیادی طور پر ثقافت کی مماثلت سے محبت اور یک جہتی کا رنگ اُبھرتا ہے۔

مقامی ذرائع ابلاغ:

ہمارے مقامی ذرائع ابلاغ مشترکہ ثقافتی قدروں کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ اس سے ثقافتی ورثہ پروان چڑھتا ہے اور قومی یک جہتی، یگانگت اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

تعلیمی نظام:

ثقافت کے تسلسل کے لیے تعلیمی نظام اور پڑھائے جانے والے مضامین اور موضوعات بھی ثقافتی مماثلتوں پر توجہ مرکوز کرنے کا باعث ہیں۔ اس سے مشترکہ ثقافتی قدروں کو فروغ ملتا ہے۔

حاصلِ کلام:

پاکستانی معاشرے کی بنیاد بلاشبہ اسلامی عقائد اور نظریات پر رکھی گئی ہے، تاہم چاروں صوبوں کے موسمی، علاقائی اور جغرافیائی حالات کے پیشِ نظر لوگوں کے طرزِ زندگی، لباس، خوراک، طرزِ تعمیر اور رسم و رواج میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور پایا جاتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: قومی و صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں نے اپنے کلام میں کس بات کا درس دیا ہے۔ (U.B)

جواب: **ادیبوں اور شاعروں کا درس**

قومی و صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں نے اپنے کلام میں تصوف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون، اُلفت اور قوت کا درس دیا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **کسی قوم کی شناخت کی جاتی ہے:** (U.B)

(الف) قانون سے　(ب) ثقافت سے　(ج) لباس سے　(د) خوراک سے

2۔ **پاکستان کے علاقائی ثقافت پر اثرات ہیں:** (U.B)

(الف) اسلامی اثرات　(ب) بدھ مت اثرات　(ج) ہندومت اثرات　(د) رومی اثرات

3۔ **مشترکہ ثقافتی قدروں کے اظہار کا ذریعہ ہے:** (U.B)

(الف) ذرائع ابلاغ　(ب) افراط　(ج) تعلیمی نظام　(د) وفود کے تبادلے

www.ilmkidunya.com

قومی اور علاقائی زبانوں کی ابتدا اور ارتقا

(Origin and Evolution of National and Regional Languages)

تفصیلی سوالات

س 1: پاکستانی کی قومی اور دو علاقائی زبانوں کی تفصیل بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 4)(U.B+K.B)

ج: **قومی زبان اردو**

تعارف:

اردو زبان ہماری قدیم تاریخ وثقافت کی ترجمان ہے۔ یہ وہ واحد زبان ہے جو برصغیر پاک وہند کے طول و عرض میں اب بھی معمولی تبدیلیوں کے ساتھ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اردو دنیا کی دوسری قدیم زبانوں مثلاً عربی، سنسکرت، انگریزی اور لاطینی وغیرہ کے مقابلے میں تو نئی زبان ہے لیکن اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی دوسری زبانوں کے الفاظ اس طرح مدغم ہوگئے ہیں کہ وہ اس کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔

لشکری زبان:

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی لشکر، کیمپ اور سپاہی وغیرہ کے ہیں۔ اس کی ابتدا گیارھویں سدی عیسیوی کے ابتدائی عشرہ میں ہوئی۔

زبان کے ماخذ:

برصغیر میں اس زبان کے ماخذوں میں مغل شہنشاہ ظہیر الدین بابر کا لشکر خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔

اردو کا ارتقا:

اردو کا ارتقا جنوبی ایشیا میں سلاطین دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت میں فارسی عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی۔

قومی زبان:

یہ پاکستان کی قومی زبان ہے۔

رسم الخط:

اردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

عربی وفارسی کے الفاظ:

اس میں عربی وفارسی کے الفاظ بھی شامل ہیں۔

غزل گو شاعر:

اردو زبان کے سب سے پہلے غزل گو شاعر ولی دکنی ہیں۔

دیگر عظیم شعراء:

عظیم شعرا میں اسد اللہ خاں غالب، میر تقی میر، آتش، میر درد، مومن اور ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبالؒ شامل ہیں۔

اردو کی ترقی و ترویج:

قیامِ پاکستان سے قبل سر سید احمد خان، مولانا شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی، بابائے اردو مولوی عبد الحق اور ڈپٹی نذیر احمد نے اردو کی ترقی و ترویج کے لیے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

موجودہ دور کے شعراء:

موجودہ دور کے شعرا میں ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، مجید امجد، ن م راشد، میرا جی، ابنِ انشا، پروین شاکر، احمد فراز، منیر نیازی، جون ایلیا اور کشور ناہید وغیرہ کو شہرت حاصل ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

پاکستان کے معروف ادیب:

اسی طرح پاکستان کے معروف اور بڑے ادیبوں میں پطرس بخاری، مشتاق احمد یوسفی، گلام عباس، سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، مختار مسعود، قدرت الہ شہاب، ممتاز مفتی، بانو قدسیہ اور اشفاق احمد وغیرہ شامل ہیں۔

قومی زبان:

قیام پاکستان کے بعد اردو کو قومی زبان کی حیثیت دی گئی

سرکاری زبان:

انگریزی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔

وفاقی اردو یونیورسٹی کا قیام:

اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے وفاقی اردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

پنجابی زبان

پنجابی پاکستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔

پنجابی زبان کا ارتقا:

پنجابی زبان کا ارتقا پنجاب کی قدیم تہذیب ہڑپائی یا دراوڑی سے ہوا۔

لہجے یا بولیاں:

تاریخی و جغرافیائی تبدیلیوں کے باعث اسکے چھ بڑے لہجے یا بولیاں: ماجھی، پوٹھواری، ملتانی، چھاچھی، شاہ پوری اور دھنی وغیرہ ہیں۔

معیاری لہجہ:

ماجھی لہجہ زیادہ معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے جو لاہور، گوجرانوالہ، شیکوپورہ اور آس پاس کے علاقوں میں رائج ہے۔

ادب کا آغاز:

اس زبان میں ادب کا آغاز حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے ہوتا ہے۔

شاعری کا موضوع:

ان کی شاعری کا موضوع پیار و محبت اور تصوّف ہے۔

سکھ مذہب کے بانی:

بعد ازاں سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک دیوجی کا نام آتا ہے۔

صوفی بزرگ:

پندرھویں سے انیسویں صدی کے دوران میں مسلمان صوفی بزرگوں نے پنجابی زبان میں بے مثال تحریریں لکھیں۔ ان میں مقبول صوفی شعرا بابا بلھے شاہؒ، شاہ حسینؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، سلان باہوؒ اور خواجہ غلام فریدؒ شامل ہیں۔

قصہ گوئی لوک داستان:

قصہ گوئی بھی پنجابی ادب کی ایک صنف ہے۔ مشہور قصوں میں وارث شاہؒ کا قصہ ہی وارث شاہ، حضرت میاں محمد بخشؒ کا قصہ سیف الملوک، ہاشم شاہ کا قصہ سسی پنوں، فضل شاہ کا قصہ سوہنی مہیوال اور حافظ برخوردار کا قصہ مرزا صاحباں وغیرہ مشہور ہیں۔ ان داستانوں میں اس دور کی پنجاب کی تاریخی، معاشی، مذہبی، صوفیانہ اور معاشرتی زندگی کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔

لوک گیت:

پنجابی لوک گیتوں میں ٹپے، دوہے، ماہیے اور بولیاں وغیرہ شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

تہذیب اور ثقافت:

مختلف مواقع پر گائے جانے والے یہ گیت نہ صرف گانے والے کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں، بلکہ ان میں ہماری تہذیب، روایات اور ثقافت کے رنگ بھی جھلکتے ہیں۔

سندھی زبان

تعارف:

سندھی پاکستان کے صوبہ سندھ کے لوگوں کی زبان ہے۔ اس میں ترکی، سنسکرت، یونانی، ایرانی اور دراوڑی زبان کے الفاظ بھی شامل ہیں۔

سندھی رسم الخط:

سندھی عام طور پر ترمیم شدہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

لہجے اور بولیاں:

سندھی کے مختلف لہجے ہیں، جن میں لاڑی، تھری، فکری، گنداوی، لاسی اور وچولی وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ جنوبی سندھ میں بولی جانے والی سندھی کا لہجہ لاری کہلاتا ہے۔ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ میں لاسی بولی جاتی ہے۔ وطولی وسطی سندھ کا لہجہ ہے۔ معیاری سندھی ادب کی زبان بھی وچولی سندھی ہے۔ تھر کے صحراؤں میں بولی جانے والی سندھی تھری کہلاتی ہے۔

تعلیم و تدریس:

سندھی چودھویں صدی عیسیوی سے اٹھارھویں صدی عیسوی تک تعلیم و تدریس کی مشہور زبان رہی ہے۔

ترقی و ترویج:

مسلمان حکمرانوں نے سندھی زبان کی ترقی و ترویج کے لیے بہت کوششیں کیں۔ عربی زبان کے بعد دوسرا درجہ سندھی زبان کو دیا گیا۔

قرآن پاک کا ترجمہ:

قرآن پاک کا ترجمہ سب سے پہلے سندھی زبان میں کیا گیا۔

سندھی شعراء:

سندھی زبان میں اسلامی ادب اور صوفیانہ شاعری کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور سچل سرمستؒ سندھی زبان کے عظیم شعرا میں سے ہیں۔

دفاتر اور عدالتوں کی زبان:

صوبہ سندھ میں تعلیمی اداروں، دفاتر اور عدالتوں میں بڑے پیمانے پر سندھی زبان استعمال ہوتی ہے۔

س2: پشتو، بلوچی، کشمیری اور سرائیکی زبان پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

ج:

پشتو زبان

پاکستان میں خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات ارو بلوچستان کے کچھ حصوں میں پشتو بولی جاتی ہے۔

لہجے اور بولیاں:

بنیادی طور پر پشتو کے دو لہجے ہیں: پہلا مغربی لہجہ اور دوسا مشرقی لہجہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں لہجوں میں چند الفاظ کا فرق ہے۔

www.ilmkidunya.com

دیگر تہذیبوں کے ساتھ تعلقات:

دوسری تہذیبوں اور گروہوں کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے پشتو میں قدیم یونانی، عربی اور ترکی زبان کے بھی الفاظ ہیں۔

پشتو زبان کا آغاز:

پشتو زبان کا آغاز بھی پشتو شاعری سے ہوا۔

پٹہ خزانہ:

پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب کا نام "پٹہ خزانہ" ہے اور یہ آٹھویں صدی عیسیوی کے نصف میں لکھی گئی تھی۔

پشتو کا پہلا شاعر:

پشتو نظم کا پہلا شاعر امیر کروڑ کو سمجھا جاتا ہے۔

خروشی سم الخط:

مسلمانوں کی برصغیر میں آمد سے پہلے پشتو "خروشی رسم الخط" میں لکھی جاتی تھی۔

عربی رسم الخط:

سلطان محمود غزنوی کے دورِ حکومت میں سیف اللہ نامی ایک محقق نے پہلی بار پشتو کو عربی رسم الخط میں ڈھالا۔

مشہور شاعر:

خوشحال خاں خٹک اور رحمان بابا پشتو کے مشہور شاعر ہیں۔ پشتو کے مشہور لوک گیتوں میں ٹپہ اور چاربیتہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بلوچی زبان

قبائل کی زبان:

بلوچی صوبہ بلوچستان کے قبائل کی زبان ہے۔

خلیج فارس:

پاکستانی صوبہ بلوچستان کے علاوہ یہ ایران اور خلیج فارس کی ریاستوں میں بھی بولی جاتی ہے۔

رزمیہ داستانیں:

قدیم بلوچی ادب کے دور میں بلوچ شعرا نے رزمیہ داستانیں لکھیں۔

لوک گیت:

قدیم بلوچی ادب لوک گیتوں اور نظموں پر مشتمل تھا اور ان نظموں کا موضوع قبائلی لڑائیاں یا عشق و محبت کی داستانیں تھیں۔

مشہور شعراء:

اس دور کے شعرا میں سردار اعظم میر چاکر خان، شاہ لاشاری، میر جمال رند، عبد اللہ خاں، جنید رند اور محمد خاں گشکوری نے شہرت پائی، برصغیر پاک و ہند میں انگریزی کے دور حکومت میں ملا فضل اللہ علی، رحم علی اور اسماعیل آبادی جیسے شعرا پیدا ہوئے۔ گلوکار، ان شعرا کے کلام اور نظموں کو یاد کر لیتے اور ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقلی کا ذریعہ بنتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

بلوچی ادب کی ترقی:

قیامِ پاکستان کے بعد بلوچی ادب کی ترقی و فروغ کے لیے مؤثر کوششیں کی گئیں۔

بلوچستان رائٹرز ایسوسی ایشن:

1949ء میں بلوچستان رائٹرز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔

بلوچ اکیڈمی:

1959ء میں "بلوچ اکیڈمی" قائم ہوئی، جس کے تحت اب تک متعدد بلوچی کلاسیکی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ حکومت نے تعلیمی اداروں اور بلوچ اکیڈمی کے ذریعے سے بلوچی زبان کی سرپرستی کی۔

افسانے، ڈرامے اور نظمیں:

اعلیٰ پائے کے شعرا اور افسانہ نگاروں نے افسانے، ڈرامے اور نظمیں لکھیں۔ جدید دور کے بلوچی شعرا میں سید ظہور شاہ ہاشمی، عطاشاد، مراد ساحر، میر گل خان نصیر، مومن بزدار، اسحاق شمیم، صدیق آزاد، میر عبدالقیوم بلوچ، میر مٹھا خان مری اور ملک محمد پناہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

کشمیری زبان

کشمیر زبان کا تعلق:

کشمیری زبان کا تعلق وادیٔ سندھ کی دیگر زبانوں سے ہے۔

مشہور لہجے:

کشمیری زبان کے مشہور لہجے ہندکی، گامی اور گندور ہیں۔

معیاری لہجہ:

گندور کو معیاری ادبی لہجہ تصور کیا جاتا ہے اور اسے خصوصی ادبی اہمیت حاصل ہے۔

کشمیری ادب:

کشمیری زبان کے پہلے شاعر شنتی گنتھ تھے، جنھوں نے مذہبی موضوعات کو شاعری میں بیان کیا۔ کشمیری زبان میں عشق و محبت کے قصے بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ان قسوں کی کالق حبہ خاتون نامی مشہور شاعرہ ہیں۔ ان کا اسل نام زون تھا، جس کے معنی چاند کے ہیں۔

جدید ادب:

غلام احمد مہجور کو جدید ادب میں خصوصی مقام حاصل ہے۔ پہلے فارسی میں شاعری شروع کی پھر اپنی مادری زبان کشمیری میں شاعری کی۔ اہلِ کشمیر کی کشمیریت کو بیدار کرنے میں ان کا بڑا حصّہ ہے۔ مہجور کشمیری نے اپنی شاعری سے پوری نسل کو متاثر کیا ہے۔

روحانی تخلیق کار:

کشمیری زبان کے استاد شاعر محمود گامی کو کشمیری ادب کے روحانی تخلیق کار کی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے کشمیری زبان اور ادب میں روحانیت کے موضوعات پر کام کیا۔ آج بھی کشمیری شاعری مختلف اصناف میں ان کی مرہونِ منت ہے۔ کئی کشمیری شعرا نے محمود گامی کی تقلید کی ہے۔

مشہور شعراء:

ملا مرزا طاہر غنی کشمیری برصغیر کے کشمیری، ہندی اور فارسی وغیرہ زبانوں کے نمائندہ شاعر تھے۔ کھڑی شریف، میر پور میں پیدا ہونے والے اللہ دتہ جوگی کشمیری اور پنجابی زبان کے مشہور شاعر تھے۔ کشمیری محاورات اور تراکیب بھی کشمیر ادب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سرائیکی زبان

تعارف:

سرائیکی پنجاب کی اہم علاقائی زبان ہے۔ سرائیکی بولنے والے لوگ جنوبی پنجاب، جنوبی خیبر پختونخوا، شمالی سندھ اور مشرقی بلوچستان میں رہتے ہیں۔
سرائیکی شاعری اپنی مٹھاس اور تاثیر میں لاثانی ہے۔

فساحت اور بلاغت:

سرائیکی زبان اپنے اندر پائی جانے والی فصاحت اور بلاغت کے علاوہ اپنے مخصوص حروفِ ابجد کی بناپر دنیا کی مکمل زبانوں میں سے ایک ہے۔

زبان کی انفرادیت:

اس زبان کی واحد انفرادیت ہے کہ تلفظ کے معاملے میں سرائیکی بولنے والے دنیا کی ہر زبان کو اس کے اصل تلفظ کے ساتھ ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جڑواں زبان:

سرائیکی زبان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ پشتو، بلوچی، اور سندھی لوگوں کی جڑواں زبان ہے، یہ تمام لوگ اپنی مادری زبانوں کی طرح سرائیکی زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

سرائیکی وسیب:

بہت سے شعر اکرام سرائیکی وسیب میں اپنی شاعری کے حوالے سے مشہور اور مقبول ہیں۔ ان میں سب سے امام نام حضرت خواجہ غلام فریدؒ جیسے صوفی شاعر اور بزرگ کا ہے۔

ہفت زباں شاعر:

حضرت خواجہ گلام فریدؒ کو ہفت زبان شاعر کہا جاتا ہے، تاہم انھوں نے زیادہ تر سرائیکی زبان میں شاعری کی ہے اور ان کی کہی ہوئی کافی میں صوفیانہ رنگ موجود ہے۔ ان کی شاعری کے دیوان کا نام "دیوان فریدؒ" ہے۔ آپ نے سرائیکی شاعری کو اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔

سرائیکی ادب کی اصناف:

سرائیکی ادب کی اصناف میں لوک کہانی، افسانہ، ناول، ڈراما، دوہڑا، غزل، مرثیہ، گیت اور کافی وغیرہ شامل ہیں۔ موجودہ دور میں سرائیکی زبان و ادب نے کافی ترقی کی ہے۔

سرائیکی شعراء:

سرائیکی کے مقبولِ عام شعامیں شاکر شجاع آبادی، اقبال سوکڑی، احمد خاں طارق، عزیز شاہد، عاشق بزدار، رفعت عباس اور اشولال فقیر وغیرہ شامل ہیں۔

ترقی اور تحقیق:

اس زبان کی ترقی اور تحقیق کے لیے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں سرائیکی زبان کے شعبے قائم ہیں۔

س3: **شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی، براہوی، ہندکو اور گوجری زبان پر نوٹ لکھیں۔** (U.B+K.B)

ج: **شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی زبانیں**

گلگت بلتستان کی زبانیں:

شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی گلگت بلتستان کی زبانیں ہیں۔

شینا زبان:

شینا گلگت بلتستان کی ایک دل کش زبان ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کے ضلع کوہستان سے لے کر بلتستان کے آخری کونے تک بولی جانے والی زبان ہے۔

بلتی زبان:

بلتی زبان بلتستان میں بولی جانے والی ایک زبان ہے۔ بلتستان میں اس زبان کو خطرات لاحق ہیں۔

کھوار اکیڈمی:

کھوار اکیڈمی نے چترال اور شمالی علاقہ جات کی جن معدوم ہونے والی زبانوں کو بچانے کے لیے یونیسکو (UNESCO) سے اپیل کی ہے، ان زبانوں میں بلتی بھی شامل ہے۔

وخی زبان:

وخی زبان پاکستان کے صوبہ گلگت بلتستان کے علاقے وادی گوجال، وادی اشکومن اور وادی یاسین کے سرحدی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع چترال کی وادی بروغل میں بولی جانے والی زبان ہے۔

بروشسکی زبان:

بروشسکی زبان نگر، ہنزہ، یاسین اور آزاد کشمیر کے ضلع نیلم کے کچھ علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔

براہوی زبان

تعارف:

براہوی زبان قدیم دراوڑی قوم کی زبان سے ملتی جلتی ہے۔ براہوی زبان کا شمار بلوچستان میں بولی جانے والی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔ براہوی زبان کوئٹہ، قلات، خضدار اور اس کے گرد نواح کے علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ براہوی زبان بولنے والے سندھ اور پنجاب میں بھی آباد ہیں۔

براہوی ادب:

براہوی لوک ادب میں لیلیٰ مور کی صنف خصوصی شہرت کی حامل ہے۔ معیاری ادب میں ممتاز شاعر اور ادبی تخلیق کار ملک داد اور ان کی تصنیف تحفۃ العجائب کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ:

انگریز حکومت کے دور میں قرآن مجید کا ترجمہ براہوی زبان میں ہوا۔

براہوی زبان کی ترقی:

اب براہوی زبان میں ادبی رسالے، افسانے، نظمیں، نثری تحریریں اور اخبارات کی اشاعت بھی ہو رہی ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی میں بھی اس زبان کی ترقی اور فروغ کے لیے قابل ذکر کام ہو رہا ہے۔ اس زبان میں ایم اے کی ڈگری کا اجرا کر کے اس زبان کو فروغ دیا گیا۔ براہوہ میں ایم فل اور پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری کی سطح پر بھی تحقیقی کام جاری ہے۔ براہوی ادبی سوسائٹی اور انجمنوں وغیرہ کے قیام سے بھی اس زبان کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

پہاڑی یا ہندکو زبان

ہندکو زبان پاکستان، شمالی ہندوستان اور افغانستان کے بعض علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

قدیم یونانی علمی حلقے:

ہندکو کی اصطلاح قدیم یونانی علمی حلقوں میں بھی پائی جاتی رہی ہے، جس سے مراد حالیہ شمالی پاکستان اور مشرقی افغانستان کے پہاڑی سلسلے لیے جاتے ہیں۔ یہ زبان پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخوا کے اضلاع ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، بٹگرام، پشاور، کوہاٹ، جب کہ صوبہ پنجاب میں اٹک اور پوٹھوار اور آزاد کشمیر کے بیش تر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔

پشاوری یا خارے:

پشاور شہر میں اس زبان کو بولنے والوں کو پشاوری یا خارے کے نام سے پکارا جاتا ہے، جس کا مطلب پشاور شہر کے آبائی ہندکو بولنے والے لیا جاتا ہے۔

ہندکو زبان و ادب کی ترقی:

خیبر پختونخوا حکومت، ہندکو زبان و ادب کی ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ گندھارا ہندکو بورڈ کے تحت گندھارا ہندکو اکیڈمی قائم کی گئی ہے۔ ہندکو اس صوبے کی قدیم زبانوں میں سے ایک ہے۔

گوجری زبان

قدیم زبان:

گوجری زبان بھی برصغیر کی قدیم زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ پانچویں صدی عیسوی سے تیرھویں صدی عیسوی تک ہندوستان میں گوجر حکومتیں قائم رہی ہیں۔

سرکاری سرپرستی:

اُس دور میں گوجری زبان کو سرکاری سرپرستی حاصل رہی ہے۔

گوجری ادب:

سرکاری سرپرستی کے زمانے میں ادیبوں اور شاعروں نے گوجری اَدب تخلیق کیا، جس میں زیادہ تر صوفیانہ کلام ہے۔

مشہور شعراء:

ان شعراء میں سید نورالدین ست گرو، حضرت امیر خسرو، شاہ میراجی، برہان الدین جانم اور امین گجراتی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

گوجری حکومتوں کا زوال:

پندرھویں عیسوی کے بعد ہندوستان میں گوجری حکومتوں کا زوال شروع ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی گوجری زبان کی سرکاری سرپرستی ختم ہوگئی اور یہ زبان مرکزیت سے دور ہوتی چلی گئی، جس کے نتیجے میں گوجری زبان مقامی لہجوں میں تقسیم ہوگئی۔

عربی اور فارسی کے واضح اثرات:

ریاست جموں و کشمیر میں بولی جانے والی گوجری پر عربی اور فارسی کے واضح اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔

زبان کا درجہ:

گوجری زبان کا اپنا ذخیرۂ الفاظ اور اپنی ایک الگ پہچان ہے۔ اس زبان میں محاورے، ضرب الامثال، پہیلیاں، لوک گیت اور لوک کہانیاں وغیرہ موجود ہیں، جن کے بل بوتے پر اس کو زبان کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: قیامِ پاکستان سے قبل اردو کی ترقی و ترویج کے لیے کن شخصیات نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں؟ (K.B)

جواب: **اردو کی ترقی کے لیے خدمات**

قیامِ پاکستان سے قبل سرسید احمد خان، مولانا شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی، بابائے اردو مولوی عبدالحق اور ڈپٹی نذیر احمد نے اردو کی ترقی و ترویج کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

سوال 2: موجودہ دور کے کن شعراء کو شہرت حاصل ہوئی؟ (K.B)

جواب: **موجودہ دور کے شعراء**

ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، مجید امجد، ن م راشد، میراجی، ابن انشاء، پروین شاکر، احمد فراز، منیر نیازی، جون ایلیا اور کشور ناہید وغیرہ کو شہرت حاصل ہوئی۔

سوال 3: پاکستان کے معروف اور بڑے ادیبوں کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **پاکستان کے معروف ادیب**

پاکستان کے معروف اور بڑے ادیبوں میں پطرس بخاری، مشتاق احمد یوسفی، غلام عباس، سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، مختار مسعود، قدرت اللہ شہاب، ممتاز مفتی، بانو قدسیہ اور اشفاق احمد وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 4: وفاقی اردو یونیورسٹی کا قیام کیوں عمل میں لایا گیا ہے؟ (U.B)

جواب: **وفاقی اردو یونیورسٹی کا قیام**

اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے وفاقی اردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

سوال 5: پنجابی زبان کے مختلف لہجوں کے نام تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **پنجابی زبان کے لہجے**

پنجابی زبان کے اہم لہجے درج ذیل ہیں:

- ماجھی
- پوٹھواری
- ملتانی
- چھاچھی
- شاہ پوری
- دھنی

سوال 6: پنجابی زبان کے اہم قصوں کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **پنجابی زبان کے قصے**

پنجابی زبان کے اہم قصے درج ذیل ہیں:

- وارث شاہ کا قصہ ہیر رانجھا۔
- حضرت میاں محمد بخش کا قصہ سیف الملوک۔
- ہاشم شاہ کا قصہ سسی پنوں۔ فضل شاہ کا قصہ سوہنی ماہیوال
- حافظ برخودار کا قصہ مرزا صاحباں۔

www.ilmkidunya.com

سوال7: سندھی زبان کے مختلف لہجے اور مشہور شعراء کے نام تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

سندھی شعراء

سندھی زبان کے مختلف لہجوں میں لاڑی، تھری، فکری، گنداوی، لاسی اور وچولی زیادہ مشہور ہیں۔ جنوبی سندھ میں بولی جانے والی سندھی کا لہجہ لاری کہلاتا ہے۔ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ میں لاسہ بولی جاتی ہے۔ وچولی وسطی سندھ کا لہجہ ہے۔ معیاری سندھی ادب کی زبان بھی وچولی سندھی ہے۔ تھر کے صحراؤں میں بولی جانے والی سندھی تھری کہلاتی ہے۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ اور سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ سندھی زبان کے عظیم شعراء میں سے ہیں۔

سوال8: سندھی زبان پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

سندھی زبان

سندھی چودھویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں عیسوی تک تعلیم و تدریس کی مشہور زبان رہی ہے۔ مسلمان حکمرانوں نے سندھی زبان کی ترقی و ترویج کے لیے بہت کوششیں کیں۔ عربی زبان کے بعد دوسرا درجہ سندھی زبان کو دیا گیا۔ قرآن پاک کا ترجمہ سب سے پہلے سندھی زبان میں کیا گیا۔

سندھی زبان میں اسلامی ادب اور صوفیانہ شاعری کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔

سوال9: پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب کا نام کیا ہے اور یہ کب لکھی گئی تھی؟ (K.B)

جواب:

پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب

پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب کا نام "پٹہ خزانہ" ہے اور یہ آٹھویں صدی عیسوی کے نصف میں لکھی گئی تھی۔

سوال10: پشتو زبان کن علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں؟ (U.B)

جواب:

پشتو زبان کے علاقے

پاکستان میں خیبر پختونخواہ، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان کے کچھ حصوں میں پشتو بولی جاتی ہے۔

سوال11: پشتو زبان کے مشہور لہجے کونسے ہیں؟ (U.B)

جواب:

پشتو زبان کے لہجے

بنیادی طور پر پشتو کے دو لہجے ہیں۔ پہلا مغربی لہجہ اور دوسرا مشرقی لہجہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں لہجوں میں چند الفاظ کا فرق ہے۔

سوال12: پشتو زبان کے مشہور شعراء کے نام تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

پشتو شعراء

پشتو زبان کے مشہور شعراء درج ذیل ہیں:

- خوشحال خاں خٹک
- رحمان بابا
- امیر کروڑ
- نور دین
- ملا مقصود

www.ilmkidunya.com

سوال13: بلوچی زبان پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

بلوچی زبان

بلوچی صوبہ بلوچستان کے قبائل کی زبان ہے۔ پاکستانی صوبہ بلوچستان کے علاوہ یہ ایران اور خلیج فارس کی ریاستوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ قدیم بلوچی ادب کے دور میں بلوچ شعراء نے رزمیہ داستانیں لکھیں۔ قدیم بلوچی ادب لوک گیتوں اور نظموں پر مشتمل تھا اور ان نظموں کا موضوع قبائلی لڑائیاں یا عشق و محبت کی داستانیں تھیں۔

سوال14: قیامِ پاکستان کے بعد بلوچی ادب کی ترقی اور فروغ کے لیے کن اداروں کا قیام عمل میں آیا؟ (K.B)

جواب:

بلوچی ادب کی ترقی

قیامِ پاکستان کے بعد بولچی ادب کی ترقی و فروغ کے لیے مؤثر کوششیں کی گئیں۔ 1949ء میں بلوچستان رائٹرز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ 1959ء میں "بلوچ اکیڈمی" قائم ہوئی، جس کے تحت اب تک متعدد بلوچی کلاسیکی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ حکومت نے تعلیمی اداروں اور بلوچ اکیڈمی کے ذریعے سے بلوچی زبان کی سرپرستی کی۔

سوال15: جدید دور کے بلوچی شعراء کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

بلوچی شعراء

بلوچی زبان کے مشہور شعراء درج ذیل ہیں:

- سید ظہور شاہ ہاشمی
- عطا شاہ
- مراد ساحر
- میر گل خان نصیر
- مومن بزدار

سوال16: کشمیری زبان کے مشہور لہجے بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

کشمیری لہجے

کشمیری زبان کے مشہور لہجے درج ذیل ہیں:

- ہندکی
- گامی
- گندور

گندور کو معیاری ادبی لہجہ تصور کیا جاتا ہے اور اسے خصوصی ادبی اہمیت حاصل ہے۔

سوال17: کشمیری زبان کے مشہور شعراء کے نام تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

کشمیری شعراء

کشمیر زبان کے مشہور شاعر درج ذیل ہیں:

- شتی کنھ
- حبہ خاتون
- غلام احمد مجور
- محمود گامی
- ملا مرزا طاہر غنی

www.ilmkidunya.com

سوال 18: سرائیکی زبان کن علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے؟ (U.B)

جواب:

سرائیکی زبان

سرائیکی پنجاب کی اہم علاقائی زبان ہے۔ سرائیکی بولنے والے لوگ جنوبی پنجاب، جنوبی خیبر پختونخوا، شمالی سندھ اور مشرقی بلوچستان میں رہتے ہیں۔ سرائیکی شاعری اپنی مٹھاس اور تاثیر میں لاثانی ہے۔ سرائیکی زبان اپنے اندر پائی جانے والی فصاحت اور بلاغت کے علاوہ اپنے مخصوص حروفِ ابجد کی بنا پر دنیا کی مکمل زبانوں میں سے ایک ہے۔ اس زبان کی واحد انفرادیت ہے کہ تلفظ کے معاملے میں سرائیکی بولنے والے دنیا کی ہر زبان کو اس کے اصل تلفظ کے ساتھ ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ سرائیکی زبان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ پشتو، بلوچی، اور سندھی لوگوں کی جڑواں زبان ہے، یہ تمام لوگ اپنی مادری زبانوں کی طرح سرائیکی زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

سوال 19: سرائیکی زبان کے مقبول شعرا کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

سرائیکی شعرا

سرائیکی زبان کے مشہور شعراء درج ذیل ہیں:

- شاکر شجاع آبادی
- اقبال سوکڑی
- احمد خان طارق
- عزیز شاہد
- رفعت عباس

سوال 20: براہوی زبان پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

براہوی زبان

براہوی زبان قدیم دراوڑی قوم کی زبان سے ملتی جلتی ہے۔ براہوی زبان کا شمار بلوچستان میں بولی جانے والی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔ براہوی زبان کوئٹہ، قلات، خضدار اور اس کے گردنواح کے علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ براہوی زبان بولنے والے سندھ اور پنجاب میں بھی آباد ہیں۔ براہوی لوک ادب میں لیلیٰ مور کی صنف خصوصی شہرت کی حامل ہے۔ معیاری ادب میں ممتاز شاعر اور ادبی تخلیق کار ملک داد اور ان کی تصنیف تحفہ العجائب کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ انگریز حکومت کے دور میں قرآن مجید کا ترجمہ براہوی زبان میں ہوا۔

سوال 21: ہندکو زبان پاکستان کے کن علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے؟ (K.B)

جواب:

ہندکو زبان

ہندکو زبان پاکستان، شمالی ہندوستان اور افغانستان کے بعض علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہندکو کی اصطلاح قدیم یونانی علمی حلقوں میں بھی پائی جاتی رہی ہے، جس سے مراد حالیہ شمالی پاکستان اور مشرقی افغانستان کے پہاڑی سلسلے لیے جاتے ہیں۔ یہ زبان پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخوا کے اضلاع ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، بٹگرام، پشاور، کوہاٹ، جب کہ صوبہ پنجاب میں اٹک اور پوٹھوار اور آزاد کشمیر کے بیشتر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ پشاور شہر میں اس زبان کو بولنے والوں کو پشاوری یا خارے کے نام سے پکارا جاتا ہے، جس کا مطلب پشاور شہر کے آبائی ہندکو بولنے والے لیا جاتا ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت، ہندکو زبان وادب کی ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ گندھارا ہندکو بورڈ کے تحت گندھارا ہندکو اکیڈمی قائم کی گئی ہے۔ ہندکو اس صوبے کی قدیم زبانوں میں سے ایک ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 22: گوجری زبان پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

گوجری زبان

گوجری زبان بھی برصغیر کی قدیم زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ پانچویں صدی عیسوی سے تیرھویں صدی عیسوی تک ہندوستان میں گوجر حکومتیں قائم رہی ہیں۔ اُس دور میں گوجری زبان کو سرکاری سرپرستی حاصل رہی ہے۔ سرکاری سرپرستی کے زمانے میں ادیبوں اور شاعروں نے گوجری اَدب تخلیق کیا، جس میں زیادہ تر صوفیانہ کلام ہے۔

سوال 23: گوجری زبان کے مشہور شعراء کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

گوجری زبان کے شعراء

گوجری زبان کے مشہور شعراء کے نام درج ذیل ہیں:

- حضرت امیر خسرو
- شاہ میراجی
- امین گجراتی
- سید نورالدین
- برہان الدین جانم

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **اردو کس زبان کا لفظ ہے؟** (K.B)

(الف) عبرانی کا (ب) عربی کا (ج) فارسی کا (د) ترکی کا

2۔ **اردو کے معنی ہیں:** (K.B)

(الف) لکھاہوا (ب) لشکر (ج) ادب (د) اخلاق

3۔ **صوبہ پنجاب کی بہت قدیم زبان ہے:** (K.B)

(الف) براہوی (ب) سرائیکی (ج) پنجابی (د) ہندکو

4۔ **پنجابی زبان کے کتنے لہجے ہیں:** (K.B)

(الف) 2 (ب) 4 (ج) 6 (د) 8

5۔ **پنجابی زبان کا سب سے معیاری لہجہ ہے:** (K.B)

(الف) چھاچھی (ب) ماجھی (ج) دھنی (د) سرائیکی

6۔ **پنجابی زبان کے مشہور شاعر ہیں:** (K.B)

(الف) مرزاغالب (ب) رحمان بابا (ج) مست توکلی (د) بابابلھے شاہ

7۔ **قصہ ہیر وارث شاہ کس نے لکھا؟** (K.B)

(الف) وارث شاہ (ب) ہاشم شاہ (ج) حافظ برخوردار (د) فضل شاہ

www.ilmkidunya.com

8۔ سسی پنوں قصہ کس نے لکھا؟ (K.B)

(الف) وارث شاہ (ب) ہاشم شاہ (ج) حافظ برخوردار (د) فضل شاہ

9۔ مرزا صاحباں قصہ کس نے لکھا؟ (K.B)

(الف) وارث شاہ (ب) ہاشم شاہ (ج) حافظ برخوردار (د) فضل شاہ

10۔ سوہنی مہینوال قصہ کس نے لکھا؟ (K.B)

(الف) وارث شاہ (ب) ہاشم شاہ (ج) حافظ برخوردار (د) فضل شاہ

11۔ سیف الملوک قصہ کس نے لکھا؟ (K.B)

(الف) وارث شاہ (ب) ہاشم شاہ (ج) حافظ برخوردار (د) میاں محمد بخش

12۔ سندھی زبان کس صوبہ میں بولی جاتی ہے؟ (K.B)

(الف) سندھ (ب) خیبر پختونخوا (ج) پنجاب (د) بلوچستان

13۔ وچولی کس زبان کا لہجہ ہے؟ (K.B)

(الف) سندھی (ب) پشتو (ج) پنجابی (د) بلوچی

14۔ سندھی زبان کس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے؟ (K.B)

(الف) ناگری (ب) نستعلیق (ج) خط کوفی (د) عربی

15۔ اردو زبان کس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے؟ (K.B)

(الف) ناگری (ب) نستعلیق (ج) خط کوفی (د) عربی

16۔ پوری مسلم دنیا کی مقامی زبانوں میں سب سے پہلے کس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا؟ (K.B)

(الف) پنجابی (ب) سندھی (ج) بلوچی (د) پشتو

17۔ جنوبی سندھ میں بولی جانے والی سندھی کا لہجہ کہلاتا ہے: (K.B)

(الف) لاسی (ب) لاری (ج) وچولی (د) لاڑی

18۔ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ میں بولی جاتی ہے: (K.B)

(الف) لاسی (ب) لاری (ج) وچولی (د) لاڑی

19۔ تھر کے صحراؤں میں بولی جانے والی سندھی تھری کہلاتی ہے۔ (K.B)

(الف) لاسی (ب) لاری (ج) وچولی (د) لاڑی

20۔ سندھی چودھویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک تعلیم و تدریس کی مشہور زبان رہی ہے: (K.B)

(الف) سندھی (ب) پشتو (ج) پنجابی (د) بلوچی

21۔ عربی زبان کے بعد دوسرا درجہ زبان کو دیا گیا: (K.B)

(الف) سندھی (ب) پشتو (ج) پنجابی (د) بلوچی

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

22۔ قرآن پاک کا ترجمہ سب سے پہلے زبان میں کیا گیا: (K.B)
(الف) سندھی (ب) پشتو (ج) پنجابی (د) بلوچی

23۔ آٹھویں صدی عیسوی کے دوسرے نصف میں پشتو میں لکھی گئی کتاب کا نام ہے: (K.B)
(الف) گیت سنگیت (ب) پٹہ خزانہ (ج) البنات (د) استگری

24۔ پشتو زبان کے کتنے لہجے ہیں؟ (K.B)
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

25۔ پشتو زبان میں نظم کا پہلا شاعر کس کو سمجھا جاتا ہے؟ (K.B)
(الف) خوشحال خاں خٹک (ب) حضرت خواجہ غلام فرید (ج) اخوند عزیز اللہ (د) امیر کروڑ

26۔ پشتو زبان کو پہلی بار عربی رسم الخط میں ڈھالا: (K.B)
(الف) سیف اللہ (ب) ہدایت اللہ (ج) حبیب اللہ (د) عبداللہ

27۔ مسلمانوں کی برصغیر میں آمد سے پہلے پشتو رسم الخط، میں لکھی جاتی تھی: (K.B)
(الف) ناگری (ب) خروشی (ج) خط کوفی (د) عربی

28۔ خوشحال خان کا تعلق کس زبان سے ہے؟ (K.B)
(الف) پنجابی (ب) خروشی (ج) سندھی (د) بلوچی

29۔ پشتو کے عظیم شاعر ہیں: (K.B)
(الف) مست توکلی (ب) حضرت خواجہ غلام فرید (ج) رحمان بابا (د) شاہ عبداللطیف بھٹائی

30۔ بلوچستان رائٹرز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا: (K.B)
(الف) 1948ء (ب) 1949ء (ج) 1950ء (د) 1951ء

31۔ بلوچ اکیڈمی قائم ہوئی: (K.B)
(الف) 1956ء میں (ب) 1957ء میں (ج) 1958ء میں (د) 1959ء میں

32۔ گل خان نصیر کا تعلق کس صوبے سے ہے؟ (K.B)
(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) خیبر پختونخوا (د) بلوچستان

33۔ کشمیری زبان اک سب سے معیاری اور ادبی لہجہ ہے: (K.B)
(الف) ہندکی (ب) گامی (ج) مسلمانکی (د) گندورو

34۔ کشمیری زبان میں عشق و محبت کے قصوں کی خالق نامی مشہور شاعرہ ہیں: (K.B)
(الف) ثمینہ بیگ (ب) نفیس صادق (ج) لیڈی نصرت ہارون (د) حبہ خاتون

35۔ کشمیری ادب کے روحانی تخلیق کار کی حیثیت حاصل ہے: (K.B)
(الف) مست توکلی (ب) حضرت خواجہ غلام فرید (ج) محمود گامی (د) شاہ عبداللطیف بھٹائی

www.ilmkidunya.com

36۔ ہفت زبان شاعر کہا جاتا ہے: (K.B)

(الف) مست توکلی (ب) حضرت خواجہ غلام فرید (ج) محمود گامی (د) شاہ عبداللطیف بھٹائی

37۔ گلگت بلتستان کی ایک دلکش زبان ہے: (K.B)

(الف) پنجابی (ب) شینا (ج) سندھی (د) بلوچی

38۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کے ضلع چترال کی وادی بروغل میں بولی جانے والی زبان ہے: (K.B)

(الف) پنجابی (ب) وخی (ج) بلتی (د) بلوچی

39۔ لیلیٰ مور کس زبان کی مشہور کہانی ہے؟ (K.B)

(الف) سرائیکی (ب) براہوی (ج) پشتو (د) ہندکو

40۔ براہوی زبان کا پہلا معیاری اور ادبی سرمایہ کس کتاب کو مانا جاتا ہے؟ (K.B)

(الف) پٹہ خزانہ (ب) فروغ (ج) تحفۃ العجائب (د) تذکرۃ الاولیا

پاکستان میں غربت کے اسباب، اثرات اور حکومت کی طرف سے غربت میں کمی کے لیے اقدامات

(Causes, Consequences and Remedies for Poverty Alleviation in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان میں غربت کے اسباب، اثرات اور حکومت کی طرف غربت میں کمی کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+A.B)

ج:

غربت کا شکار لوگ

پاکستان میں غربت کی صورتِ حال

غربت کی تعریف:

اقوامِ متحدہ کے مطابق قط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے کا معیار ایسے لوگ ہیں۔ جن کی یومیہ آمدنی 1.9 ڈالر یا اُس سے بھی کم ہو۔

مختلف مالیاتی ادارے اپنے اپنے انداز سے اس کی تعریف کرتے ہیں، تاہم سادہ الفاظ میں ہم کہ سکتے ہیں کہ غربت ایک ایسی کیفیت یا صورت حال کا نما ہے، جس میں کسی شخص یا کمیونٹی (Community) کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہوتے کہ جن سے وہ اپنی کم سے کم معیارِ زندگی برقرار رکھ سکے۔ پاکستان پلاننگ کمیشن (Pakistan Planning Commission) غربت کی بنیاد، انسانی جسم کو مطلوب توانائی کے حراروں (Calories) پر رکھتا ہے، جس کی رُو سے ہر بالغ فرد کو روزانہ کم از کم 2350 توانائی کے حرارے ملنے چاہییں۔ پاکستان میں شہری علاقوں میں غربت نسبتاً کم ہے، کیوں کہ روزگار کے مواقع زیادہ ہیں۔

پاکستان میں غربت کے اسباب

افراطِ آبادی:

تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی۔

توانائی کا بحران:

توانائی کا بحران۔

معاشی تنزلی:

معاشی ترقی کی سست رفتار۔

سرمایہ کاری میں کمی:

اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری میں کمی۔

وسائل میں کمی:

پیداواری وسائل میں کم اضافہ۔

ناخواندگی:

ناخواندگی اور ٹیکنیکل تعلیم کا کم ہونا۔

تجارتی میں کمی:

تجارتی سرگرمیوں میں کم پھیلاؤ۔

مہنگائی میں اضافہ:

افراطِ زر کی بڑھتی ہوئی شرح۔

غربت کے اثرات

- غربت کی وجہ سے مایوسی اور بدامنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- معاشی ترقی کی رفتار سست ہے۔
- پاکستان کی عالمی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔
- جان لیوا امراض میں تیزی آ رہی ہے۔
- شرحِ خواندگی میں اضافہ سست روی کا شکار ہے۔
- چوری، ڈاکے اور دہشت گردی کو فروغ مل رہا ہے۔

غربت میں کمی کے لیے حکومتی اقدامات

- سالانہ ترقیاتی بجٹ میں نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنا۔
- نوجوانوں کے قرض لینے کی سکیموں کا اجرا۔
- تعلیم کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں میں مفت کتابوں اور وظائف کے ذریعے سے مستحق طلبہ کی ماہانہ امداد۔
- بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ سے مستحق افراد اور گھرانوں کی مالی معاونت۔
- پیلی ٹیکسی، رکشا اور ٹریکٹر وغیرہ کی سکیموں کا اجرا۔
- بنیادی سہولتوں کی فراہمی میں اضافہ۔
- احساس کفالت پروگرام کا اجرا۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

س1: غربت کی تعریف کریں۔ (U.B)

ج: **غربت**

غربت ایک ایسی کیفیت یا صورت حال کا نام ہے، جس میں کسی شخص یا کمیونٹی (Community) کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہوتے کہ جن سے وہ اپنا کم سے کم معیار زندگی برقرار رکھ سکے۔

اقوام متحدہ کے مطابق خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے کا معیار ایسے لوگ ہیں۔ جن کی یومیہ آمدنی 1.9 ڈالر یا اس سے بھی کم ہے۔

س2: پاکستان میں غربت کے اسباب بیان کریں۔ (U.B)

ج: **غربت کے اسباب**

پاکستان میں غربت کے اسباب درج ذیل ہیں:

- تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی۔
- توانائی کا بحران۔
- معاشی ترقی کی سست رفتار۔
- اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری میں کمی۔

س3: غربت کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ (U.B)

ج: **غربت کے اثرات**

غربت کے معاشرے پر درج ذیل اثرات مرتب ہو رہے ہیں:

- غربت کی وجہ سے مایوسی اور بدامنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- معاشی ترقی کی رفتار سست ہے۔
- پاکستان کی عالمی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔
- جان لیوا امراض میں تیزی آ رہی ہے۔

س4: غربت کی کمی کے لیے حکومتی اقدامات کی وضاحت کریں۔ (U.B+A.B)

ج: **حکومتی اقدامات**

غربت کے خاتمے کے لیے حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

- سالانہ ترقیاتی بجٹ میں نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنا۔
- نوجوانوں کے قرض لینے کی سکیموں کا اجرا۔
- تعلیم کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں میں مفت کتابوں اور وظائف کے ذریعے سے مستحق طلبہ کی ماہانہ امدا۔
- بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ سے مستحق افراد اور گھرانوں کی مالی معاونت۔
-

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ پاکستان کی __________ سے زائد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ (K.B)

(الف) 36 ٪　　(ب) 38 ٪　　(ج) 40 ٪　　(د) 41 ٪

2۔ اقوام متحدہ کے مطابق خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے کا معیار ایسے لوگ ہیں۔ جن کی یومیہ آمدنی ______ ڈالر یا اس سے بھی کم ہے۔ (K.B)

(الف) 1.9　　(ب) 1.6　　(ج) 2.1　　(د) 3.1

3۔ ہر بالغ فرد کو روزانہ کم سے کم توانائی کے حرارے ملنے چاہئیں: (K.B)

(الف) 2350　　(ب) 4350　　(ج) 4550　　(د) 2340

قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار اور کارنامے

(Contribution and Acheivements of Minorities in Nation Building)

تفصیلی سوالات

س1: قومی تعمیر میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 8)(U.B+K.B)

ج: **قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار**

تعارف:

کسی بھی قوم کی ترقی و خوش حالی کے لیے ضروری ہے کہ وہاں قیام پذیر اقلیتی طبقوں کو اکثریت کی طرح زندگی کی تمام بنیادی سہولیات میسر ہوں۔ انھیں عوامی اور حکومتی سطح پر ہر طرح کی معاونت اور تعاون حاصل ہو۔ حکومت پاکستان نے اقلیتوں کو ہر قسم کی ضروری مراعات اور سہولیات سے نوازا ہے اور وہ یہاں اپنی جان، مال، عزت و آبرو کو محفوظ تصوّر کرتے ہیں۔ اقلیتوں نے بھی ہمیشہ ذمہ دار شہری اور محبت وطن ہونے کا ثبوت دیا ہے اور مشکل کی ہر گھڑی میں اپنے ہم وطنوں کا ساتھ نبھایا ہے۔

11 اگست 1947ء کو کراچی میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ تقریر کرتے ہوئے

www.ilmkidunya.com

اقلیت کی تعریف:

"کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرزِ زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبتاً کم تعداد میں ہو اقلیت کہلاتا ہے۔"

قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں اقلیتوں کا مقام:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غیر مسلموں کو پاکستان میں مکمل مذہبہ آزادی اور تحفظ کی ضمانت دی۔ قیامِ پاکستان سے قبل 11 اگست 1947ء کو کراچی میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا:

آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ اپنی مساجد اور ریاستِ پاکستان میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو، اس کا ریاست کے معاملات سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے ایسے حالات میں سفر کا آغاز نہیں کیا ہے۔ ہم اس زمانے میں یہ ابتدا کر رہے ہیں، جب اس طرح کی تفریق روا نہیں رکھی جاتی، دو فرقوں کے مابین کوئی امتیاز نہیں، مختلف ذاتوں اور عقائد میں کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ ابتدا کر رہے ہیں کہ ہم سب شہری ہیں اور ایک ریاست کے یکساں شہری ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں ایک نصب العین کے طور پر اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور پھر آپ دیکھیے گے کہ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا ریاست سے تعلقات کے معاملے میں نہ ہندو، ہندو رہے گا نہ مسلمان، مسلمان۔ ایسا مذہبی طور پر نہیں ہوگا، کیونکہ مذہب (عقیدہ) ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے، بلکہ ایسی سوچ ریاست کے شہریوں میں سیاسی معنوں میں فروغ پائے گی"۔

قائداعظم رحمۃ اللہ نے اپنی سانس تک ہمیشہ اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان سب کا وطن ہے۔ اس میں مذہبی تفریق ممکن نہیں ہے۔ یہاں سب کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد آنے والے دیگر حکمرانوں نے بھی اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا۔

پاکستان کی تعمیر میں اقلیتوں کی خدمات

اقلیتی برادری میں ہندو، مسیحی، سکھ اور پادری وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستانی اقلیتوں نے قومی ترقی میں گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔

قانون کے شعبے میں:

قانوں کے شعبے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس اے آر کارنیلیس، کا نام ہمیشہ درخشاں ستارے کی طرح چمکتا رہے گا۔ اُنھوں نے 1973، کا آئین مرتب کرنے میں اہم کردار کیا۔ جسٹس بدیع الزمان کیکاوس کی قران وسنت پر عبور حاصل تھا۔ وہ آٹھ سال تک شپریم کورٹ آپ پاکستان کے جج رہے۔ جسٹس رانا بھگوان داس نے سپریم کورٹ آف پاکستان کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ فیڈرل سروس کمیشن کے چیرمین بھی ہے جسٹس رستم سہراب جی سدھو اور جسٹس راب پٹیل نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔

مسلح افواج میں اقلیتوں کا کردار:

پاکستان کی مسلح افواج میں اقلیتوں کا کردار نمایاں ہے۔ رئیر ایڈمرل لیسلے، میجر جنرل جولیئن پیٹر، میجر جنرل نوئیل کھوکر، بر گیڈیر ماروں، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، ائیر کموڈور نذیر لطیف، ائیر وائس مارشل ایرک گورڈن، گروپ کیپٹن سیسل چودھری، ایر کموڈور، کمارداس نے دفاعِ وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں جس کے اعزار کے طور پر انھیں فوجی اعزار سے نوازا گیا۔ چرن سنگھ پاک فوج میں شامل جو جودہ سکھ افسر ہیں۔

سیاست کے شعبے میں:

سیاست کے شعبے میں اکشے کمار داس، کامنی کمار دتہ، ڈیرک سپرئین، بسانتا کار داس، کاران، مائکل اور کلیمنٹ شہباز بھٹی، درشن لال مختلف عہدوں پر خدمات سر انجام دے چکے ہیں۔ جب کے ڈاکٹر رمیش کمار، کرشنا کماری کوہلی اور قیامِ پاکستان کے بعد منتخب ہونے والے پہلے سکھ ایم پی اے (MPA) سردار رمیش سنگھ اروڑا اور دیگر مختلف عہدوں پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

صحت کے شعبے میں:

صحت کے شعبہ میں ڈاکٹر روتھ فاؤ نے برص اور جذام کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان کی خدمت کو سراہتے ہوئے ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سسٹر روتھ لوئس نے پچاس سال تک معذوروں کی خدمت کی۔ ڈاکٹر ڈریگو غریب لوگوں کے علاج کے لیے خصوصی شہرت رکھتے تھے۔ آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر جے پال چھابڑیا نے شعبہ بصارت میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

تعلیم کے شعبے میں:

تعلیم کے شعبہ میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام، بشپ انتھنی لوبو، ڈاکٹر میرا فیلوس، روشن خورشید بھروچہ، پروفیسر کنہیالال ناگپال وغیرہ نے اہم خدمات انجام دیں ہیں۔

کھیل کے شعبے میں:

کھیل کے میدان میں انتھنی ڈیسوزا، مائیکل مسیح، ویلس میتھاس، انیل دلپت، دنیش کنیریا اور بہرام ڈی آواری نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ الغرض اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری بھی ملکی ترقی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہی ہے۔

رائے بہادر سر گنگا رام

سماجی شعبے:

رائے بہادر سر گنگا رام (Rai Bahadur Sir Ganga Ram) ایک معروف سول انجینئر تھے جو پنجاب کے ایک گاوں مانگٹاں والا (موجودہ ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں عجائب گھر، جنرل پوسٹ آفس، ایچی سن کالج اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ان کے ڈیزائن کردہ ہیں۔ جب کہ سر گنگا رام ہسپتال، ڈی اے او کالج (موجودہ اسلامیہ کالج سول لائنز)، سر گنگا رام گرلز کالج (موجودہ لاہور کالج وار ویمن یونیورسٹی)، ادارہ بحالی معذوراں اور دیگر بے شمار فلاحی ادارے اُنھوں نے اپنے ذاتی خرچ پر قائم کئے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: پاکستانی اقلیتوں نے قانون کے شعبے میں کیا گراں قدر خدمات انجام دیں؟ (K.B)

ج: قانون کے شعبے میں گراں قدر خدمات

قانون کے شعبے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس اے آر کارنیلیئس کا نام ہمیشہ درخشاں ستارے کی طرح چمکتا رہے گا۔ انہوں نے 1973 کا آئین مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جسٹس بدیع الزمان کیکاوس کو قرآن وسنت پر عبور حاصل تھا۔ وہ آٹھ سال تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج رہے۔ جسٹس رانا بھگوان داس نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ جسٹس رستم سہراب جی سدھوا اور جسٹس دُراب ٹپیل نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

س2: پاکستان کی مسلح افواج میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (K.B)

ج: مسلح افواج میں اقلیتوں کا کردار

پاکستان کی مسلح افواج میں بھی اقلیتوں کا کردار نمایاں ہے۔ رئیر ایڈ مرل لیسلے، میجر جنرل جولیئن پیٹر، میجر جنرل نوئیل کھوکھر، بریگیڈیئر مارون، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، ایئر کموڈور نذیر لطیف، ایئر وائس مارشل ایرک گورڈن، گروپ کیپٹن سیسل چودھری، ایئر کموڈور بلونت کمار داس نے دفاع وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں جن کے اعتراف کے طور پر انہیں فوجی اعزازات سے نوازا گیا۔ ہرچرن سنگھ پاک فوج میں شامل موجودہ سکھ افسر ہیں۔

www.ilmkidunya.com

س3: سیاست کے شعبہ میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (K.B)

ج: **سیاست کے شعبہ میں اقلیتوں کا کردار**

سیاست کے شعبہ میں اکشے کمار داس، کامنی کمار دتہ، ڈیرک سپرئین، بسانتا کمار داس، کامران مائیکل اور کلیمنٹ شہباز بھٹی، درشن لال مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں جبکہ ڈاکٹر رمیش کمار، کرشنا کمار کوہلی اور قیام پاکستان کے بعد منتخب ہونے والے پہلے سکھ ایم پی اے (MPA) سردار رمیش سنگھ اروڑا اور دیگر مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

س4: صحت کے شعبے میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (K.B)

ج: **صحت کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار**

صحت کے شعبے میں ڈاکٹر روتھ فاو نے برص اور جذام کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سسٹر روتھ لوئیس نے پچاس سال تک معذوروں کی خدمت کی۔ ڈاکٹر ڈریگو غریب لوگوں کے علاج کے لیے خصوصی شہرت رکھتے تھے۔ آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر جے پال چھابڑیا نے شعبہ بصارت میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

س5: تعلیم کے شعبے میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (K.B)

ج: **تعلیم کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار**

تعلیم کے شعبہ میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام، بشپ انتھونی لوبو، ڈاکٹر میر افیبلوس، روشن خورشید بھروچہ، پروفیسر کنہیالال ناگپال وغیرہ نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔

س6: کھیل کے شعبے میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔ (K.B)

ج: **کھیل کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار**

کھیل کے میدان میں انتھنی ڈیسوزا، مائیکل مسیح، ویلس میتھاس، انیل دلپت، دانش کنیریا اور بہرام ڈی آواری نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ الغرض اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری بھی ملکی ترقی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہی ہے۔

س7: رائے بہادر سر گنگارام پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **رائے بہادر سر گنگارام**

رائے بہادر سر گنگارام (Rai Bahadur Sir ganga Ram) ایک معروف سول انجینئر تھے جو پنجاب کے ایک گاوں مانگٹاں والا (موجودہ ضلع ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں عجائب گھر، جنرل پوسٹ آفس، ایچی سن کالج اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ان کے ڈیزائن کردہ ہیں جبکہ سر گنگارام ہسپتال، ڈی اے وی کالج (موجودہ اسلامیہ کالج سول لائنز)، سر گنگارام گرلز سکول (موجودہ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی)، ادارہ بحالی معذوراں اور دیگر بے شمار فلاحی ادارے انہوں نے اپنے ذاتی خرچ پر قائم کیے۔

س8: لفظ "اقلیت" سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **اقلیت سے مراد**

کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرز زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبتاً کم تعداد میں ہو اقلیت کہلاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

س9: قائداعظم نے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق کیا کہا۔ (K.B)

ج:

اقلیتوں کے حقوق

قائداعظم نے بھی غیر مسلموں کو پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی اور تحفظ کی ضمانت دی۔ قیام پاکستان سے قبل 11 اگست 1947 کو کراچی میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی تقریر میں فرمایا:

" آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں، آپ اپنی مساجد اور ریاست پاکستان میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو، اس کا ریاست کے معاملات سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے ایسے حالات میں سفر کا آغاز نہیں کیا ہے۔ ہم اس زمانے میں یہ ابتدا کر رہے ہیں، جب اس طرح کی تفریق روا نہیں رکھی جاتی، دو فرقوں کے مابین کوئی امتیاز نہیں، مختلف ذاتوں اور عقائد میں کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ ابتدا کر رہے ہیں کہ ہم سب شہری ہیں اور ایک ریاست کے یکساں شہری ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **1973 کا آئین مرتب کرنے میں کس اقلیتی جسٹس کا کردار ہے؟** (K.B)

(الف) اے آر کارنیلیس　(ب) بدیع الزمان　(ج) رانا بھگوان داس　(د) روتھ فاو

2۔ **اے۔ آر۔ کارنیلیس، بدیع الزمان کیکاوس اور رانا بھگوان داس سپریم کورٹ آف پاکستان میں کس عہدے پر فائز رہ چکے ہیں؟** (K.B)

(الف) وکیل　(ب) جسٹس　(ج) رجسٹرار　(د) کچھ بھی نہیں

3۔ **ڈاکٹر عبدالسلام نے کس شعبہ میں اہم خدمات سرانجام دیں؟** (K.B)

(الف) کیمسٹری　(ب) بیالوجی　(ج) فزکس　(د) فلسفہ

4۔ **پاک فوج میں شامل ہونے والے پہلے سکھ افسر ہیں:** (K.B)

(الف) ہرچرن سنگھ　(ب) ہری سنگھ　(ج) گلاب سنگھ　(د) پرتاب سنگھ

5۔ **صحت کے شعبے میں ڈاکٹر روتھ فاو نے کس مرض کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی؟** (K.B)

(الف) ٹی۔بی　(ب) برص اور جذام　(ج) کینسر　(د) چیچک

www.ilmkidunya.com

اہم معلومات	
2019-20ء کے مطابق پاکستان کی آبادی	211 ملین
فاٹا کی آبادی	5 ملین
شہری آبادی	78 ملین افراد
دیہی آبادی	133 ملین افراد
برصغیر میں پہلی مردم شماری	1881ء
پاکستان میں پہلی مردم شماری	1951ء
پاکستان میں مردوں کی کل آبادی	51 فیصد
خواتین کی کل آبادی	49 فیصد
پاکستان کا قومی کھیل	ہاکی
گلگت بلتستان کا مشہور کھیل	پولو
بنیادی تعلیم سے محروم افراد	40 فیصد
پاکستان میں شرح خواندگی	60 فیصد
پاکستان میں مردوں کی اوسط عمر	66 سال
خواتین کی اوسط عمر	68 سال
ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر	70 سال
2019ء میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد	50 ملین
بین الاقوامی سیاحوں کا سب سے بڑا مرکز	فرانس
قرآن پاک کا سب سے پہلے ترجمہ	سندھی زبان میں
پشتو زبان کا رسم الخط	خروشی
پشتو زبان کا پہلا شاعر	امیر کروڑ
بلوچ اکیڈمی کا قیام	1959ء
حبہ خاتون کا اصل نام	زون (چاند)
ہفت زباں شاعر	خواجہ غلام فرید
لیلیٰ مور لوک داستان	براہوی زبان
1973ء کا آئین مرتب کیا	جسٹس اے آر کارنیلیس
نوبل انعام یافتہ	ڈاکٹر عبدالسلام
پہلا سکھ آفیسر	ہرچرن سنگھ

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
د	د	د	الف	ب	الف	ج	ب	الف	ب	ب	ج	ب	الف	د
16	17	18	19	20	21	22	23	24	25					
د	ب	الف	ب	ب	ج	ج	الف	ب	الف					

پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
ب	الف	الف	ب	ج	د	الف	د	ب	ج	د	ج	ب

پاکستانی معاشرے کے مسائل اور اُن کا حال

1	2	3
الف	الف	د

پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال

1	2	3	4	5	6	7	8	9
ب	الف	د	ب	ج	د	ج	ب	الف

پاکستان میں صحت کی صورتِ حال

1	2	3	4	5	6
ج	ب	ج	ج	ب	ب

سیاحت کی اہمیت اور پاکستان میں سیاحت کے لیے قدرتی کشش

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
ب	الف	ج	ج	ب	ج	الف	د	ب	ج	الف	د	ب	ب	ج	ب	ج	د	د	الف

www.ilmkidunya.com

دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی

5	4	3	2	1
الف	الف	ب	ب	الف

علاقائی ثقافتی مماثلت بطور ذریعہ یکجہتی

3	2	1
الف	الف	ب

قومی اور علاقائی زبانیں

20	19	18	17	16	15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
الف	ب	الف	ب	ب	د	د	الف	الف	د	د	ج	ب	الف	د	ب	ج	ج	ب	د
40	39	38	37	36	35	34	33	32	31	30	29	28	27	26	25	24	23	22	21
ج	ب	ب	ب	ب	ج	د	د	ج	د	ب	ج	ب	ب	الف	د	الف	ب	الف	الف

پاکستان میں غربت کے اسباب، اثرات اور اقدامات

3	2	1
الف	الف	ب

قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار اور کارنامے

5	4	3	2	1
ب	الف	ج	ب	الف

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

(1) پشتوں زبان کے شاعر ہیں۔ (K.B)

(الف) خواجہ غلام فرید (ب) غلام احمد مہجور (ج) خوشحال خاں خٹک (د) بابا بلھے شاہ

(2) سپریم کورٹ کے جج رہے: (K.B)

(الف) پیٹر کرسٹی (ب) ڈاکٹر روتھ فاو (ج) ولیم ڈی بارولے (د) بدیع الزمان کیکاوس

(3) آبادی کے کوائف جاننے کے عمل کو کہتے ہیں: (U.B)

(الف) نقل مکانی (ب) انتقال راضی (ج) اشتمال اراضی (د) مردم شماری

(4) 12 ربیع الاول کو اسلامی تہوار منایا جاتا ہے: (U.B)

(الف) معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم (ب) جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم

(ج) عیدالفطر (د) شبِ برات

(5) 2019 میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد تھی: (K.B)

(الف) قریباً 40 ملین (ب) قریباً 50 ملین (ج) قریباً 60 ملین (د) قریباً 70 ملین

1	2	3	4	5
ج	د	د	ب	ب

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) پانچ قومی تعلیمی مسائل تحریر کریں۔ (U.B)

تعلیمی مسائل

پاکستان کے اہم تعلیمی مسائل درج ذیل ہیں:

- ہمارا نظام امتحانات انتہائی ناقص ہے۔ امتحان طلبا کی رٹہ لگانے کی صلاحیت کو چیک کرنے کا نام نہیں بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچنے اور پرکھنے کا نام ہے۔
- بد قسمتی سے پاکستان میں تعلیم کو دیگر شعبوں کی نسبت کم اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ تعلیم کے لئے مختص بجٹ بہت کم ہے۔
- پاکستان میں شعبہ تعلیم اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔
- ہمارے ملک کے اکثر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، بجلی ٹرانسپورٹ، سینٹری کا ناقص نظام اور ہاسٹلوں کی کمی جیسے مسائل موجود ہیں۔ یہ مسائل طلبا کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔
- ہم نصابی سرگرمیاں جیسا کہ کھیلیں، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ طلبا کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں ایسی ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے مناسب سہولیات موجود نہ ہیں جس کی وجہ سے کئی باصلاحیت طلبا زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(ii) صنفی امتیاز کی تعریف کریں۔ (U.B)

صنفی امتیاز کی تعریف

صنفی لحاظ سے تقسیم سے مراد مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم ہے۔ انسانی معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔ قدرت نے مرد اور عورت کے الگ الگ کردار بنائے جس کا بنیادی مقصد نسل انسانی کو آگے بڑھانا اور ترقی کرنا تھا۔

(iii) ہم نصابی سرگرمیوں سے کیا مُراد ہے؟ (U.B)

ہم نصابی سرگرمیاں

ہم نصابی سرگرمیوں سے مراد ایسی سرگرمیاں ہیں جو تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر مشاغل ہوں مثلاً کھیلنے، مباحث، مشاعرے، تقاریب اور مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ۔ یہ تمام سرگرمیاں طلبہ کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتی ہیں۔

(iv) کوئی سے تین پنجابی شعرا کے نام لکھیں۔ (K.B)

پنجابی شعراء

پنجابی زبان کے اہم شعراء درج ذیل ہیں:

- وارث شاہ
- بلھے شاہ
- بابا فرید گنج شکر
- سلطان باہو

(v) آبادی اور وسائل کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جا سکتا ہے۔ (U.B)

آبادی اور وسائل میں توازن

پاکستان کا ایک گھمبیر معاشرتی مسئلہ آبادی کی شرح میں تیزی سے ہونے والا اضافہ ہے۔ پاکستان میں آبادی میں اضافے کی نسبت وسائل میں اضافہ کم ہے۔ پاکستان میں آبادی میں اضافے کی شرح کو خاندانی منصوبہ بندی سکیموں کے ذریعہ کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ تربیت یافتہ افراد کے ذریعے وسائل میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ہم آبادی اور وسائل کے درمیان توازن اس صورت میں قائم کرسکتے ہیں جب بڑھتی ہوئی آبادی میں اضافے کی شرح اور معاشی ترقی کی شرح برابر ہو۔

درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔

(i) **پاکستان میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل حل کے لیے تجاویز دیں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 3، زیر عنوان "پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال"

(ii) **علاقائی ثقافت میں مماثلت قومی یک جہتی کا ذریعہ ہے وضاحت کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان "علاقائی ثقافتی مماثلت بطور ذریعہ یکجہتی اور ہم آہنگی"

(iii) پاکستانی معاشرے کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان "پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات"

www.ilmkidunya.com

(iv) پاکستانی قومی اور دو علاقائی زبانوں کی تفصیل بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " قومی اور علاقائی زبانوں کی ابتدا اور ارتقا"

(v) پاکستان میں سیاحت کی اہمیت بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان میں سیاحت کی اہمیت"

(vi) صنفی بنیاد پ ر آبادی کی تقسیم بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر2، زیر عنوان " پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم"

(vii) پاکستان میں شعبہ صحت کن مسائل کا شکار ہے اور ان کا حل بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان میں صحت کی صورتِ حال"

(viii) قومی تعمیر میں اقلیتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار"

(ix) پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات"

سرگرمیں برائے طلبہ:

پاکستان میں قومی یکجہتی کے موضوع پر تقاریر کا مقابلہ کرائیں۔
پاکستان کی ثقافت سے متعلق تصاویر جمع کریں۔
اپنے علاقے کا سروے کر کے معاشرتی مسائل کی فہرست تیار کریں۔

برائے اساتذہ اکرام:

طلبہ کو ان کی شقافت اہم خصوصیات سے آگاہ کریں۔
طلبہ سے پاکستان کی ثقافت کے اہم خدو خال کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کرائیں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ | کل نمبر: 25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (5×1=5)

(i) پشتو زبان کے شاعر ہیں:
(الف) خواجہ غلام فرید (ب) غلام احمد مہجور (ج) خوشحال خان خٹک (د) بابا بلھے شاہ

(ii) 2019ء میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد تھی:
(الف) 40 ملین (ب) 50 ملین (ج) 70 ملین (د) 80 ملین

(iii) آبادی کے کوائف جاننے کے عمل کو کہتے ہیں:
(الف) نقل مکانی (ب) انتقالِ اراضی (ج) اشتمالِ اراضی (د) مردم شماری

(iv) سپریم کورٹ کے جج رہے:
(الف) پیٹر کرسٹی (ب) ڈاکٹر روتھ فاؤ (ج) ولیم ڈی ہارولے (د) بدیع الزمان کے کاؤس

(v) 27 رجب کو اسلامی تہوار منایا جاتا ہے:
(الف) معراج النبی ﷺ (ب) جشن میلاد النبی ﷺ (ج) عید الفطر (د) شبِ برات

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) صنفی امتیاز کی تعریف کریں۔
(ii) مردم شماری کی تعریف کریں۔
(iii) کوئی سے تین سندھی شعراء کے نام لکھیں۔
(iv) ہم نصابی سرگرمیوں سے کیا مراد ہے؟
(v) آبادی اور وسائل کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جاسکتا ہے؟
(vi) صحت کو درپیش کوئی سے چار مسائل بتائیں۔

درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8×1=8)

پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com